مقام سجدہ
اللہ
علامہ مولانا محمد صدیق ملتانی صاحب
مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

مقامِ سجدہ

مرتب:

علامہ مولانا محمد صدیق ملتانی صاحب

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

تزئین واہتمام
سیّد حمایت رسول قادری

نام کتاب ------- مقامِ سجدہ
مصنّف ------- حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہٗ
صفحات ------- 88
تاریخ اشاعت ------ مئی ۲۰۰۸ء
کمپوزنگ ------- محمد حسنین
تعداد ------- ۱۱۰۰
مطبع ------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر ------- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
قیمت ------- -/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی
موبائل فون: 0300-6608706

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے، فیصل آباد فون: 626046

فہرست

مضامین	صفحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط
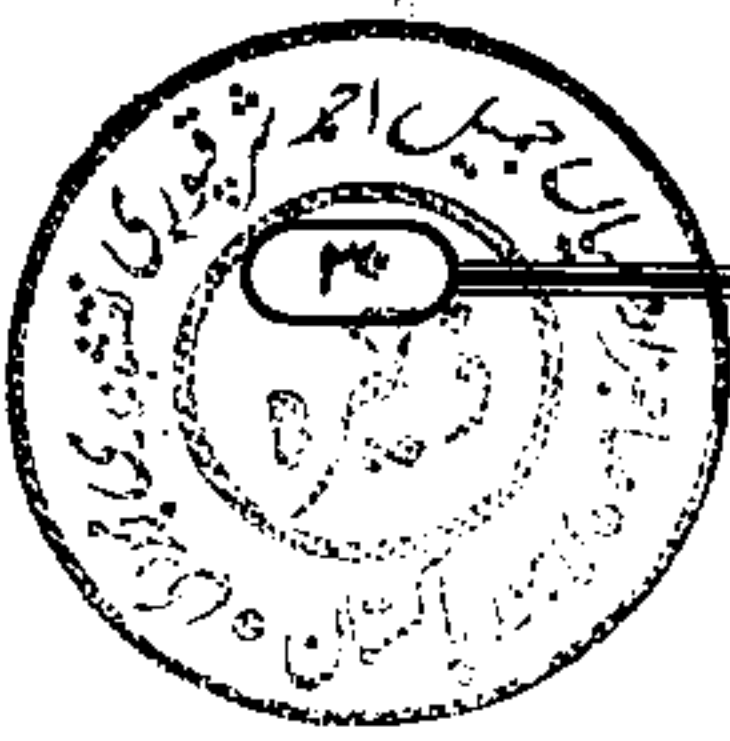
”مقام سجدہ“

آیات قرآن = کچھ وہ آیات جن میں سجدہ کا بیان ہے:

۱۔ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ سب فرشتوں نے سجدہ کیا...... الحجر

۲۔ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِیۡسُ ...... الاسرار
اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔

۳۔ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ۔ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو...... الفرقان

۴۔ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّکَرۡھًا ...... الرعد
اور اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اور مجبوری سے

۵۔ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسۡجُدُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ...... الحج
کیا تو نے نہ دیکھا جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔

۶۔ یَتۡلُوۡنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَ ھُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ ...... آل عمران
وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

۷۔ وَجَدۡتُّھَا وَ قَوۡمَھَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ...... النمل
میں نے اسے (بلقیس کو) اور اس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا۔

۸۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَیۡھِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا یَسۡجُدُوۡنَ ...... الانشقاق
اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔

۹۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡکَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ...... الحج
اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔

۱۰۔ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَیۡتُھُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ...... یوسف
میں نے گیارہ ستاروں آفتاب و مہتاب کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سجدہ کی تعریف

زمین پر پیشانی رکھنے کا نام سجدہ ہے۔ (ص۵۷اج۴لسان العرب)

امام فخر الدین رازی نے فرمایا ان السجود فی اصل اللغة هو الانقیاد والخضوع (ص۱۸۱ج۱کبیر)

ترجمہ: اصل لغت میں سجدہ نام ہے فرمانبرداری اور خضوع کا۔

دوسری جگہ امام رازی فرماتے ہیں لان السجود لاشك انه فی عرف الشرع عن وضع اَلْجَبْهَةِ علی الارض (ص۱۸۲ج۱کبیر)

ترجمہ: بے شک سجدہ عرف شرع میں زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے۔

نماز میں سات چیزیں فرض ہیں

تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدہ اخیری اور خروج بصنعہ یعنی سلام پھیرنا ان ساتوں فرائض میں سجدہ سب سے افضل ہے۔

سجدہ کا مسنون طریقہ

نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے...... کان رسول الله صلی الله علیه و سلم اذا سجد لوشاء ت بهیمة ان تمر بین یدیه لمرت

(ص۲۲۸ج۱المستدرک، ص۳۲۹ج۱ ابن خزیمہ)

ترجمہ: جب رسول پاک ﷺ سجدہ کرتے تو ایک (چھوٹا) جانور چاہتا تو نیچے سے گزر جاتا۔

ناقص سجدہ

حدیث نمبر ۱:

عن حذیفه انه مر علی رجل یصلی لا یتم رکوعا ولا سجودا فقال له مذکم تصلی هذه الصلوة فقال منذ اربعین سنة قال له لومت لمت علی غیر سُنَّةَ محمد صلی الله علیه و سلم (ص۱۱۸ ج۲، سنن کبریٰ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو نماز میں رکوع اور سجدہ مکمل نہ کرتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کب سے ایسی نماز پڑھ رہے ہو اس نے جواب دیا چالیس سال سے آپ نے فرمایا اگر تو اسی حال میں مر گیا تو تیری موت سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ہوگی۔

حدیث نمبر ۲:

انه لا صلوة لمن لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود (ص۳۰۰ ج۱، ابن خزیمہ)

ترجمہ: سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا اس کی کوئی نماز نہیں۔

حدیث نمبر ۳:

قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا ینظر الله الی صلوة عبده یقیم فیها صلبه بین خشوعها، رکوعها و سجودها

(ص۲۰۰ ج۱ مشکوٰۃ، ص۲۲ ج۴ مسند امام احمد)

ترجمہ: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کو دیکھتا بھی نہیں جو نماز میں رکوع خشوع اور سجدہ کرتے وقت اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۴:

قال رسول الله صلی الله علیه و سلم سوا الناس سرقة یسرق

صلوته قال و كيف يسرق صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها۔

(ص۱۷۳ ج۱ مصنف عبدالرزاق، ص۳۳۸ ج۱ الترغیب والترہیب، ص۳۳۲ ج۱ ابن خزیمہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بُرا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے کسی نے کہا کہ نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے فرمایا وہ نمازی نماز میں رکوع اور سجود مکمل نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے مسجد کے گوشہ میں نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی چنانچہ اس نے پھر نماز پڑھی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پھر یہی فرمایا کہ جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری بار آپ نے یہ بات فرمائی تو اس نے عرض کی آپ مجھے تعلیم فرمائیں آپ نے فرمایا جب نماز کے لئے اٹھو پورے طریقہ پر وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہو پھر کلام پاک جو یاد ہے پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے کھڑے ہو پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھو پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح باقی نماز میں کرو اگر تم اس طرح کرو گے تو تمہاری نماز کامل ہے اور اگر کمی کرو گے تو نماز ناقص رہے گی۔ (ص۱۳۱ ج۱ ابوداؤد)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ:

ا: جس نماز میں رکوع سجود اطمینان سے نہ کیا جائے وہ نماز ناقص ہے۔

ب: کامل نماز وہ ہے جس میں رفع یدین نہیں کیونکہ آپ نے تعلیم میں رفع یدین کا نام نہیں لیا۔

ج: جو لوگ تعدیل ارکان کا خیال نہیں کرتے ان کی نماز ہوتی ہی نہیں۔

ایک بزرگ ایک بستی سے گزرے اس بستی میں بھی ایک بزرگ تھے اس مقامی بزرگ نے اس مسافر بزرگ سے ملاقات کا عزم کیا اور ان کے پیچھے دوڑے ملاقات

تو نہ ہوسکی مگر یہ معلوم ہوا کہ فلاں جگہ اس مسافر بزرگ نے نماز پڑھی ہے اس مقامی بزرگ کو خیال ایا کہ ان کی نماز کی جگہ ہی کو دیکھ لیں دیکھا تو سجدہ میں ہاتھ کانوں سے پیچھے ہٹے ہوئے تھے فرمایا کہ اس شخص کی نماز کی ہیئت خلاف سنت ہے یہ شخص بزرگ نہیں ہوسکتا۔ (ص۶۰، الافاضات الیومیہ)

مطلب یہ کہ سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر ہونے چاہئیں اگر ہاتھ کانوں کے آگے ہوں تب بھی اور اگر ہاتھ کانوں سے پیچھے ہوں تب بھی سجدہ خلاف سنت ہے اور رسول پاک ﷺ کی سنت کی مخالفت کرنے والا بزرگ اور ولی نہیں ہوسکتا۔

سجدہ سات ہڈیوں پر

حدیث: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه و كفاه و ركبتاه وقدماه (ص۱۰۱ ج۲ سنن کبریٰ)

ترجمہ: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو سات اعضاء اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں چہرہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو قدم۔

سات اعضاء کے زمین کے ساتھ لگنے میں مندرجہ ذیل حکمتیں ہیں:

حکمت اوّل:

انسان کے چہرے میں سات سوراخ ہیں دو کان، دو آنکھیں، دو نتھنے اور ایک منہ۔ کانوں سے انسان سنتا ہے، آنکھوں سے دیکھتا ہے، نتھنوں سے سانس لیتا ہے اور منہ میں زبان ہے جس سے کلام کرتا ہے اور سب چیزیں خدا تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں انسان ساری زندگی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے تو کرنہیں سکتا خدا نے ہم پر نماز فرض فرمادی انسان نماز میں اپنے سات اعضاء سجدے میں زمین پر لگاتا ہے تاکہ چہرے کے ان سات سوراخوں کا شکریہ ادا ہوجائے۔

حکمت دوم:

دوزخ کے سات دروازے ہیں سجدے مین سات اعضاء زمین پر لگائے جاتے ہیں تا کہ اس نماز کا جسم جہنم کے ساتوں دروازوں پر حرام ہو جائے۔

حکمت سوم:

انسان کا جسم سات چیزوں سے بنا ہے گوشت، پوست، ہڈیاں، مغز، خون، رگیں اور پٹھے اور یہ ساتوں چیزیں انسان کے جسم کے اہم اجزاء ہیں گو یہ سات نعمتیں ہیں ان کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے سجدے میں سات اعضاء زمین کے ساتھ لگائے جاتے ہیں۔

حکمت چہارم:

سات چیزیں انسان کی دشمن ہیں ان کا حملہ اچانک ہوتا ہے مفلسی، دین سے دور کرنے والی امیری، مرض، تکبر، موت، دجال اور قیامت ان ساتوں کا کوئی وقت مقرر نہیں یہ اچانک آ سکتی ہیں۔ دشمن سے بچاؤ کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بڑی ہستی کی پناہ میں آ جاؤ جو ان کے بُرے انجام سے محفوظ رکھے اور وہ ہستی خدا کی ذات ہے سجدے کی حالت میں بندہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے چنانچہ مسلم شریف میں یہ حدیث ہے کہ:

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ان اقرب مايكون العبد من ربه وهو ساجد

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدے کی حالت میں سب سے زیادہ خدا کے قریب ہو جاتا ہے اس لئے ان سات دشمنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حکمت پنجم:

گناہ ان سات اعضاء سے ہوتے ہیں ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ، ناک، دل اور دماغ خدا کی رحمت سے امید واثق ہے کہ سجدے کے ساتھ اعضاء کی برکت سے متذکرہ ساتوں اعضاء کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام

جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر میں لکھا ہے کہ ان الساجد فی قدمی الرحمن یعنی سجدہ کرنے والا خدا تعالیٰ کے گویا قدموں میں گر جاتا ہے۔اور یہ بھی جرموں کے معاف ہونے کی طرف اشارہ ہے جب کوئی کسی کا مجرم ہو کر اس کے قدموں پر گر جائے اور معافی مانگے تو اس کے دل میں ترحم کے جذبات بیدار ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے مجرم کو معاف کر دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے سجدہ کرنے والے بندے پر رحم فرما کر اس کے گناہ معاف کر دے تو کوئی مشکل بات نہیں۔

علاوہ ازیں ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مامن عبد یسجد فیقول رب اغفرلی ثلاث مراتٍ الاغفرله قبل ان یرفع راسه (ص۳۱۹ ج۸ طبرانی کبیر)

ترجمہ: جب بندہ سجدے کی حالت میں تین مرتبہ کہے کہ اے میرے رب مجھے بخش دے تو خدا تعالیٰ سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ جب بندۂ خدا سجدہ میں گر کر اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور ان گناہوں پر پشیمان ہو کر گڑگڑا کر خدا سے بخشش کی دعا مانگے تو خدا کا دریائے رحمت جوش پر آ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے اس ساجد بندے پر کرم فرما کر اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

اب سجدہ کے کچھ اسرار بیان کئے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

سجدہ کے اسرار

۱۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سے پہلے اسرافیل نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا خدا تعالیٰ نے ان کی اطاعت شعاری پر خوش ہو کر ان کو یہ انعام دیا کہ ان کی پیشانی پر پورا قرآن لکھ دیا جب مخلوق کو سجدہ کرنے کا یہ صلہ ہے تو خالق کائنات کو سجدہ کرنے کا کیا صلہ ہوگا۔

۲۔ جب ابن آدم سجدہ میں سر جھکاتا ہے تو خدا خوش ہو جاتا ہے اور خدا نے اپنے

بندے پر یہ احسان کیا کہ کھانا کھاتے وقت وہ کھانے پر اپنا سر نہیں جھکاتا بلکہ کھانا اٹھا کر اس کے منہ کے پاس لایا جاتا ہے بخلاف حیوانات کے کہ وہ کھانے پر سر جھکاتے ہیں۔

۳۔ ہر رکعت کے دو سجدے ہیں ان میں اسرار یہ ہیں کہ:

ا: پہلا سجدہ خدا کو خوش کرنے کے لئے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے کیا جاتا ہے اور دوسرا شیطان کو جلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

ب: پہلا سجدہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہم زمین کی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور دوسرا سجدہ اس طرف اشارہ ہے کہ ہم نے دوبارہ زمین ہی میں چلے جانا ہے۔

ج: جب فرشتوں نے پہلا سجدہ کر کے سر اٹھایا تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان خدا کی لعنت کا شکار ہو چکا ہے انہوں نے خدا کی بارگاہ میں دوسرا سجدہ کیا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس خالق حقیقی نے ان کو سجدہ کی توفیق عطا فرمائی خدا نے وہ دونوں سجدے ہر رکعت میں رکھ دیئے تا کہ ہمیں فرشتوں کی عبادت کا ثواب مل جائے یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہر رکعت کے دونوں سجدے فرض ہیں۔

۴۔ شیطان نے چالیس ہزار سال خدا کی عبادت کی چالیس ہزار سال فرشتوں کا استاد رہ کر ان کو پڑھاتا رہا اور چالیس ہزار سال سرکش جنوں سے جہاد کرتا رہا لیکن آدم کو ایک سجدہ نہیں کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار سال کی عبادت ضائع ہو گئی لہٰذا خدا کی عبادت کا ایک سجدہ ایک لاکھ بیس ہزار سال کی عبادت کے برابر ہے۔

۵۔ سجدے میں بندہ سبحان ربی الاعلی کہتا ہے اور یہ کلمہ سب سے پہلے میکائیل نے کہا ہے حضور نے حضرت جبرئیل سے اس کلمہ کے ثواب کے بارے میں دریافت فرمایا انہوں نے عرض کی جب بندہ مومن مرد یا عورت اس کلمہ کو سجدے یا اس کے علاوہ کہتا ہے تو اس کا وزن عرش و کرسی اور دنیا کے تمام پہاڑوں سے زیادہ ہو جاتا ہے اور خدا فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے میں ہر چیز

سے بلند ہوں اور میرے اوپر کوئی چیز نہیں اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے اسے بخش دیا اور اسے جنتی بنا دیا جب یہ بندہ مرتا ہے تو میکائیل روزانہ اس کی زیارت کرتا ہے اور قیامت کے دن میکائیل اسے اٹھا کر خدا کے سامنے لائیں گے اور اس کی شفاعت کریں گے خدا فرمائے گا میں نے تیری شفاعت اس کے حق میں قبول کی اسے جنت میں لے جاؤ۔ (ص۱۴۲ ج۲۰ تفسیر قرطبی)

۶۔ علامہ قرطبی نے لکھا ہے خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کے اٹھارہ ہزار پَر ہیں اور دو پروں کے درمیان پانچ سو سال کی راہ کے برابر فاصلہ ہے ایک مرتبہ اس فرشتے کے دل میں خیال آیا بھلا میں خدا کا عرش دیکھ سکتا ہوں خدا نے اسے چھتیس ہزار پَر دیئے اور دو پَروں کے درمیان پانچ سو سال کی راہ کے برابر فاصلہ تھا خدا نے فرمایا اے فرشتے اڑنا شروع کر وہ بیس ہزار سال تک اڑتا رہا لیکن عرش کے پائے تک نہ پہنچ سکا خدا نے اسے دگنے پَر اور دگنی قوت دی وہ فرشتہ پھر تیس ہزار سال تک اڑتا رہا لیکن پھر بھی عرش تک نہ پہنچ سکا خدا نے فرمایا اے فرشتے تو انہیں پَروں اور اسی قوت سے نفخ اولیٰ تک بھی اڑتا رہے تو میرے عرش کے پائے تک نہیں پہنچ سکتا۔

فرشتے نے کہا: "سبحان ربی الاعلی"

پس خدا نے قرآن نازل فرمایا: "سبح اسم ربك الاعلی" اس پر رسول خدا نے فرمایا: اجعلوها فی سجودکم (ص۱۳ ج۲۰ تفسیر قرطبی)

یعنی سبحان ربی الاعلی کو سجدے میں جا کر کیا کرو یہی وجہ ہے کہ ہر سجدے میں نمازی سبحان ربی الاعلی کہتا ہے اور جو بندہ مومن اس کلمہ کو سجدے میں پڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے تمام آسمانی کتابیں پڑھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

۷۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کے لئے لٹایا تو ان کی ہیئت سجدے کی تھی خدا تعالیٰ نے ان کی اس ہیئت کو پسند فرمایا اور

جنت سے دنبہ بھیج کر ان کے فدیہ میں ذبح کر دیا اور ان کو ذبح کی تکلیف سے نجات دی جب سجدے کی ہیئت بنانے پر خدا نے اتنا کرم کیا تو جو بندہ مومن روزانہ پانچوں نمازوں کی اڑتالیس رکعتوں کے چھیانوے سجدے کرے گا خدا اس پر کتنا بڑا کرم فرمائے گا۔

۸۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور سجدہ کرنے والے اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے چہرے اور سر پر گرد و غبار ہوگا فرشتے یہ گرد و غبار جھاڑیں گے لیکن پیشانی کا گرد دور نہ ہوگا ایک منادی ندا کرے گا اسے رہنے دو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ یہ لوگ محرابوں میں نماز پڑھا کرتے تھے یہ جنت میں خدا کے خادموں کی نشانی ہے۔

سجدے کی دو اقسام

حضرت امام فخر الدین رازی نے فرمایا ایک سجدہ عبادت ہے جو غیر خدا کے لئے کفر و شرک ہے مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہدہد نے کہا:

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ○ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ترجمہ: میں نے ایک عورت کو مردوں پر حکومت کرتے پایا اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا بہت بڑا تخت ہے میں نے اسے اور اس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے پایا۔

دوسرا سجدہ تعظیم ہے یہ بعض پہلی شریعتوں میں جائز تھا مثلاً حضرت آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا خدا فرماتا ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ: یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ یا

حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور بھائیوں نے سجدہ کیا خدا فرماتا ہے: "وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا" اور انہوں نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا لیکن ہماری شریعت میں سجدہ تعظیم حرام کر دیا گیا ہے۔ دلائل ملاحظہ ہوں:

دلیل اوّل:

جب حضرت معاذ بن جبل یمن سے آئے تو انہوں نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا: اے معاذ یہ کیا عرض کی یہودی اپنے عالموں اور بزرگوں کو عیسائی اپنے پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ انبیاء کی تحیۃ ہے آپ نے فرمایا: انہوں نے انبیاء پر جھوٹ بولا ہے انہوں نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے اگر میں کسی انسان کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ص۳۱ ج ۸ طبرانی کبیر ص۲۹۲ ج ۷ سنن کبریٰ)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ:

ا: سجدہ تعظیم ہماری شریعت میں حرام ہے۔

ب: سجدہ تعظیم ہماری شریعت میں شرک نہیں اگر شرک ہوتا تو حضور ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تجدید ایمان کا حکم دیتے۔

ج: سجدہ تعظیم بعض سابقہ شریعتوں میں جائز تھا۔

دلیل دوم:

علامہ نبہانی نے لکھا ہے کہ بنی سلمہ کے ایک آدمی نے ایک اونٹ خریدا اور اسے اونٹوں کے باڑے میں داخل کر دیا بعد میں اس آدمی نے اس اونٹ پر سامان لادنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوسکا بلکہ وہ اونٹ مالک کو کاٹنے کے لئے دوڑا اس نے آ کر حضور کی بارگاہ میں شکایت کی حضور ﷺ تشریف لے گئے اور فرمایا: باڑے کا دروازہ کھول دو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں خوف ہے کہیں یہ آپ کو تکلیف نہ دے حضور ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو انہوں نے دروازہ کھول دیا تو وہ اونٹ سجدے

میں گر پڑا صحابہ نے کہا سبحان اللہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مخلوق کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرتی۔ (ص ۵۸ حجۃ اللہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ:

ا: سجدہ تعظیم ہماری شریعت میں حرام ہے ورنہ حضور صحابہ کو سجدہ کی اجازت دیتے۔

ب: سوائے سرکش اور کافر جن وانس ہر مخلوق آپ کو اللہ کا رسول جانتی ہے۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

ج: جانور نبی کو خدا کا رسول جان کر تعظیم کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں چنانچہ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ:

جب حضرت مریم کو ولادت کے آثار ظاہر ہوئے تو آپ آبادی سے باہر تشریف لے گئیں لوگ حضرت مریمؑ کی تلاش میں نکلے لیکن خدا کی شان ان کو حضرت مریم کا کوئی سراغ نہ ملا راستے میں ایک چرواہا ملا اس سے پوچھا ایسی ایسی عورت کو تو نے کہیں دیکھا ہے اس نے کہا نہیں لیکن میں نے رات کو ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ یہ میری تمام گائیں اس وادی کی طرف سجدے میں گر گئیں۔ میں نے اس سے پہلے کبھی ایسا واقعہ نہیں دیکھا اور میں نے اپنی آنکھوں سے ایک نور دیکھا جو اس وادی کی طرف سے نظر آ رہا تھا وہ لوگ اس طرف چل دیئے تو سامنے سے حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھائے آ رہی تھیں۔

(ص۲۸ ج ۱۱۶ ابن کثیر)

شیطان کی بدبختی

ہماری پنج وقتہ نماز میں چھیانوے سجدے ہیں شیطان نے ایک سجدہ نہیں کیا تو ملعون ہو گیا جو مسلمان ہو کر یہ چھیانوے سجدے چھوڑ دے وہ اپنا انجام خود سوچ لے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب بندہ مومن خدا کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے تو شیطان اپنے سر میں خاک ڈالتا ہے اور واویلا کرتا ہے خدا نے انسان کو سجدہ کا حکم دیا اس بندہ مومن نے خدا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سجدہ کیا وہ جنت کا مستحق ہوا مجھے سجدے کا حکم ہوا میں نے نافرمانی کی جہنم کا سزاوار ٹھہرا۔ (ص۱۳۷ ج۳ مصنف عبدالرزاق)

عبداللہ بن عمر سے مروی ہے ایک مرتبہ شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور عرض کیا اے موسیٰ خدا نے آپ کو رسالت کے مرتبے پر فائز کیا ہے اور مجھے اپنے کلام سے سرفراز فرمایا میں گنہگار ہوں توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ میری شفاعت فرمادیں تاکہ خدا تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اچھا میں خدا کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تیری توبہ قبول فرمالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا میں مشغول ہوئے خدا کی بارگاہ سے جواب آیا کہ اے موسیٰ ہم نے تیری سفارش سے شیطان کی توبہ قبول کی تو اسے کہہ دے وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے تاکہ اس کی تقصیر و گناہ معاف کر دوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شیطان کو خدا کے اس امر سے آگاہ کیا سیطان نے کہا جب میں نے زندہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تو مردہ آدم کو سجدہ کیوں کروں پھر شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ نے خدا کی بارگاہ میں میری سفارش کی اور مجھ پر احسان کر دیا اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ میں کوئی فائدہ کی بات آپ کو بتادوں اپنی امت کو کہہ دو تین حالتوں میں مجھ سے خبردار رہا کریں میں ان حالتوں میں انسان کو خراب کرتا ہوں۔ اوّل غصے کی حالت میں اس کے خون میں گردش کرتا ہوں اور اس وقت اس کے کان ہاتھ اور زبان پر میرا قبضہ ہوتا ہے جو چاہوں اس سے کام لے لوں۔

دوسرے جنگ کے موقع پر میں اسے اس کے بیوی بچے یاد دلاتا ہوں تاکہ وہ میدان جنگ سے بھاگ جائے تیسری حالت یہ کہ جب آدمی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو میں عورت کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہوں تاکہ وہ گناہ کا ارتکاب

کرے۔ (ص۸۷، تفسیر عزیزی)

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

۱: عورت کا فتنہ مرد کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاتقوا الدنیا و اتقوا النساء "دنیا اور عورت سے ڈرو" ایک دوسری جگہ فرمایا امش وراء الاسد ولا تمش وراء المراۃ "شیر کے پیچھے چل لینا عورت کے پیچھے نہ چلنا۔" ایک مقام پر فرمایا: ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء "میں نے اپنے بعد مرد کے لئے عورت کے فتنہ سے بڑی نقصان دہ چیز کوئی نہیں چھوڑی۔"

امام بیہقی نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت پر شیطان کا اثر ہو گیا یعنی شیطان نے اسے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا شیطان نے اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ فلاں جگہ ایک راہب رہتا ہے اسے علاج کے لئے اس کے پاس لے جاؤ وہ لے گئے اور راہب سے اس عورت کے علاج کے بارے میں بات کی وہ راضی ہو گیا یہ اس عورت کو اس کے پاس چھوڑ کر چلے گئے شیطان نے راہب کو اس عورت کے بارے میں وسوسے میں مبتلا کر دیا یہاں تک کہ اس راہب نے اس عورت سے زنا کر لیا اور وہ حاملہ ہو گئی اب شیطان نے اس راہب کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ لوگ اس حاملہ کو دیکھیں گے تو تیری رسوائی ہو گی لہٰذا اس کو قتل کر دے اس کے گھر والے آئیں تو کہہ دینا مر گئی تھی میں نے اسے دفن کر دیا ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اب شیطان نے اس عورت کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تمہاری عورت کو راہب نے قتل کر کے دفن کر دیا ہے وہ راہب کے پاس آئے اور عورت کے بارے میں دریافت کیا راہب نے کہا وہ مر گئی اور میں نے اسے دفن کر دیا۔ اب شیطان آیا اور اس نے ساری کاروائی بیان کی کہ میں نے ہی عورت کو بیمار کیا میں نے ہی

تمہارے دل میں یہ بات ڈالی کہ اسے راہب کے پاس لے جاؤ میں نے ہی راہب کو زنا پر اکسایا میں نے ہی اسے قتل کر کے دفن کرنے کو کہا اے راہب اگر تو مجھے سجدہ کرے تو نجات پا جائے گا اس راہب نے سجدہ کیا تو کافر ہو گیا۔

(ص ۳۰۷ ج ۴ شعب الایمان)

مرد و زن دونوں کو اپنی نگاہ کی حفاظت کرنی چاہئے عورت پردے میں رہے حسن و جمال کی نمائش سے پرہیز کرے۔

کیوں خراماں بن سنور کر ہے سر بازار تو
کیوں دکھاتی جا رہی ہے جلوہ رخسار تو
کیوں اٹھا رکھا ہے تو نے روئے رنگیں سے نقاب
کس لئے نامحرموں سے تو نہیں کرتی حجاب

ب: بعد از وفات نبی کو مردہ سمجھنا شیطان کا طریقہ ہے اور انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ

ترجمہ: جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مخول کرتے تھے۔

یہاں یہودیوں یا منافقوں کو شیطان کہا گیا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے انسان اور جن شیطانوں سے۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ترجمہ: میں جن اور انسان شیطان کے وسوسے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو وہ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے: ایک مرتبہ اہل فارس نے قریش کو کہلا بھیجا کہ تم محمد ﷺ سے پوچھو کہ جو جانور تم اپنی چھری سے ذبح کرتے ہو وہ حلال جانتے ہو اور جس جانور کو خدا مار دے اسے حرام مانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے۔

اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ

ترجمہ: شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔

یہاں اہل فارس کو شیطان کہا گیا۔...... اب چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱:

ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت نماز پڑھ لو میں آپ کے قریب نماز پڑھنے لگا آپ نے فرمایا: کیا تم نے شیاطین جن وانس سے تعوذ کر لیا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ جن شیاطین سے زیادہ شر انگیز ہوتے ہیں۔ (ص۱۲۱ ج۸ مجمع الزوائد)

حدیث نمبر ۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول خدا ﷺ تشریف فرما تھے ہم نے ایک آواز سنی اور پھر بچوں کا شور وغل سنائی دیا یہ سن کر حضور ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا تو ایک حبشی عورت اچھل کود رہی تھی اور بچے اس کے گرد جمع تھے نبی کریم ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا عائشہ ادھر آؤ تم بھی دیکھو چنانچہ میں آپ کے

پیچھے کھڑی ہو کر اپنی ٹھوڑی حضور ﷺ کے کندھے پر رکھ کر دیکھنے لگی تھوڑی دیر کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ ابھی جی نہیں بھرا تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر یہی فرمایا: میں نے کہا نہیں اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ میں دیکھوں کہ حضور ﷺ کے دل میں میری کتنی محبت ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے تو لوگ منتشر ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا: انی لا نظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر "میں دیکھتا ہوں کہ جن اور انسان شیطان عمر سے بھاگ جاتے ہیں۔ (ص۲۴۵ ج۳ مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۳:

حضرت ابو سعید خدری سترہ لگا کر نماز پڑھ رہے تھے کہ بنی معیط کا ایک نوجوان آپ کے آگے سے گزرنے لگا آپ نے ہاتھ سے روکا وہ پھر گزرنے لگا آپ نے اسے سختی سے روکا اس نے مروان سے شکایت کی مروان نے ابو سعید خدری سے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم کو یہ فرماتے سنا جو کوئی نمازی کے آگے سے گزرنے لگے اسے روک دو۔

فان ابی فَلْیُقَاتِلْہُ فانما ھو شیطان (ص۱۷ ج۲ صحیح ابن خزیمہ، ص۴۳۵ ج۲ مسند ابی یعلیٰ)

حدیث نمبر۴:

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک منافق نبیل بن الحارث کے متعلق فرمایا:

من احب ان ینظر الی الشیطان فلینظر الی نبیل بن الحارث

ترجمہ: جو کسی شیطان کو دیکھنا پسند کرے وہ نبیل بن حارث کو دیکھ لے۔

(ص۱۸۶ ج۲ جلوہ جاناں)

ان چار آیات اور چار احادیث سے ثابت ہوا کہ انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں لہٰذا اگر کوئی انسان بعد وفات نبی کو مردہ جانے وہ انسانوں میں شیطان ہے۔

سجدے کے فوائد

فائدہ نمبرا:

سجدہ دوست اور دشمن کی پہچان کا ذریعہ ہے عالم اجسام میں سجدے کی ابتداء اس وقت ہوئی جب کہ ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے انکار کر دیا شیطان تھا ناری رہتا تھا نوریوں میں تھا دوزخی رہتا جنتیوں میں تھا مردود رہتا تھا مقبولوں میں اس کا ناری جہنمی اور مردود ہونا اس وقت معلوم ہوا جب اس نے نبی کی تعظیم کا انکار کیا اب یہاں سے دو گروہ شروع ہو گئے ایک گروہ مقبولوں کا جنہوں نے نبی کی تعظیم کی دوسرا گروہ مردود شیطان کا جس نے تعظیم نبی کا انکار کیا۔ نتیجہ یہ نکلا جو نبی کی تعظیم کرے وہ مقبول اور جنتی اور جو تعظیم نہ کرے وہ مردود اور دوزخی معلوم ہوا سجدہ کی ابتداء دوست اور دشمن کی پہچان کے لئے ہوئی اور قیامت کے روز سجدے کی انتہا بھی دوست اور دشمن کی پہچان کے لئے ہوگی خدا فرماتا ہے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ترجمہ: جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور ان کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب کو اوّلین اور آخرین کو جمع کرے گا وہ چالیس سال چہرہ اوپر اٹھائے فیصلے کا انتظار کریں گے اللہ تعالیٰ بادلوں کے سایہ میں عرش سے نزول اجلال فرمائیں گے پھر ایک منادی پکارے گا کیا تم اپنے اس رب سے راضی نہیں ہوئے جس نے تمہیں پیدا کیا اور رزق دیا اور تمہیں حکم دیا کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ہر انسان اس کے قریب ہو جائے جس کی دنیا میں وہ پوجا کرتا تھا کیا یہ بات تمہارے رب کی طرف سے انصاف پر مبنی نہیں ہے سب کہیں گے ہاں ہر قوم اپنے معبود کے ساتھ ہو

جائے گی اور اس کے ساتھ جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا ہر قوم کا معبود اس کے سامنے متمثل ہوگا بعض سورج کے ساتھ ہو جائیں گے بعض چاند کے ساتھ ہو جائیں گے اور بتوں کے پجاری بتوں کے اتھ ہو جائیں گے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عبادت کرتے ان کے پاس حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شکل میں ایک شیطان آ جائے گا اور حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرنے والوں کے لئے ایک شیطان ان کی شکل میں ان کے پاس آ جائے گا۔ حضرت محمد مصطفٰی ﷺ اور ان کی امت باقی رہ جائے گی ان پر خدا تعالیٰ ظاہر ہوگا اور فرمائے گا تم کیوں نہیں گئے جیسے کہ دوسرے لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے وہ کہیں گے ہم نے ابھی اپنے معبود کو دیکھا نہیں خدا فرمائے گا اگر تمہیں نظر آ جائے تو کیا تم پہچان لو گے وہ کہیں گے ہمارے معبود کی ایک علامت ہے جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو ہم پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا وہ علامت کیا ہے؟ وہ کہیں گے ہمارا خدا اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا اسی وقت خدا تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا اس وقت سب مومن سجدے میں گر جائیں گے مشرکین پیٹھ کے بل گر جائیں گے اور ایک قوم ہوگی ان کی کمر گائے کے سینگ کی طرح ہو جائے گی اور سجدہ نہ کر سکیں گے مومنوں سے خدا فرمائے گا اپنے سر اٹھاؤ وہ اپنے سر اٹھائیں گے پھر ان کو نور عطا ہوگا ان کے اعمال کے مطابق بعض کا نور بڑے پہاڑ کی طرح ہوگا جو ان کے آگے آگے دوڑے گا اور بعض کا نور اس سے چھوٹا ہوگا اور بعض کے سامنے کھجور کے درخت کی مثل نور ہوگا اور بعض کے پاس اس سے تھوڑا نور ہوگا اور جو آخری آدمی ہوگا اس پاؤں کے انگوٹھے پر نور ہوگا جب وہ نور روشن ہوگا وہ آدمی چلے گا جب نور بجھ جائے گا تو وہ ٹھہر جائے گا سب لوگ اپنے نور کے مطابق پلصراط کو پار کریں گے کوئی وہ ہوگا جو آنکھ کے جھپکنے کے برابر وقت میں پلصراط پار کرلے گا کوئی بجلی کی طرح گزر جائے گا کوئی بادل کی رفتار سے گزر جائے گا کوئی ستارے کے ٹوٹنے کی رفتار سے گزر جائے گا کوئی ہوا کی رفتار سے گزر

جائے گا کوئی گھوڑے کی رفتار سے گزر جائے گا کوئی دوڑ کر گزر جائے گا اور جس کے قدم پر نور ہو گا وہ رفتاں وخیزاں گزرے گا اور خدا کا شکر ادا کرے گا کہ تمام تعریفیں اس مالک و خالق کے لئے ہیں جس نے مجھے جہنم سے نجات دی۔ (ص۳۹۰ الترغیب والترتیب)

فائدہ نمبر ۲:

سجدے سے چہرے میں نور آجاتا ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ

ترجمہ: ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ نیکی کی وجہ سے دل میں نور آجاتا ہے اور چہرہ روشن ہو جاتا ہے۔ (ص۲۳۳ ج۵ طبرانی اوسط)

چنانچہ حضور داتا صاحب نے کشف المحجوب میں لکھا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ سے زید بن حارثہ کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ وہ خدا کا بندہ ہے ''نور اللہ قلبہ بالایمان'' اللہ تعالیٰ نے ان کا دل ایمان کے نور سے منور کر دیا ہے۔ اور ان کا چہرہ ایسا ہو گیا کہ جس طرح چاند آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے ان کے چہرے کو دیکھ کر لوگوں کے چہرے روشن ہو جاتے تھے۔

فائدہ نمبر ۳:

سجدے سے قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' سجدہ کر اور رب کا قرب حاصل کر رسول پاک نے ﷺ فرمایا:

اقرب ما یکون العبد من ربہ عزوجل و ھو ساجِد

سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(ص۱۱۰ ج۲ سنن کبریٰ، ص۲۴۹ ج۱ الترغیب والترہیب)

یہی وجہ ہے کہ سرور کونین ﷺ نے دنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ کیا چنانچہ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فلما خرج من بطني نظرت اليه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعه و هو يقول بلسان فصيح لا اله الا الله انّي رسول الله

ترجمہ: جب نبی کریم ﷺ میرے بطن سے باہر تشریف لائے میں نے دیکھا وہ سجدے میں ہیں انہوں نے اپنی انگلی اٹھائی ہوئی ہے اور زبان فصیح سے کہہ رہے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

اب اس سجدے کے کچھ نکات ملاحظہ فرمائیں............

نکتہ نمبر ا:

حدیث شریف میں ہے افضل الذکر لا اله الا الله اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے افضل المخلوقات حضرت محمد ﷺ نے اس کلمہ کو اپنی زبان پر جاری فرمایا۔

نکتہ نمبر ۲:

حضور ﷺ نے سجدے میں فرمایا: رب هب لي امتي یا اللہ میری امتی مجھے عطا کردے خدا نے فرمایا فرشتو گواہ ہو جاؤ جب میرا محبوب ولادت کے وقت اپنی امت کو نہیں بھولا تو پھر قیامت کے روز کیسے بھول جائے گا۔

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود — یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

ان کی رحمت نے سر حشر میں رسوا نہ ہوا — مجھ کو کملی میں چھپانے کے لئے آپ آئے

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے — کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رسوائی ہو

نکتہ نمبر ۳:

حضور ﷺ کا یہ پہلا سجدہ جو عالم اجسام میں ہوا وہ مکہ معظّمہ کی عام زمین پر تھا اور یہ سجدہ خدا کی بارگاہ میں اتنا مقبول ہوا کہ گویا خدا نے فرمایا: اے میرے محبوب عالم اجسام کا تیرا پہلا سجدہ میری بارگاہ میں اتنا مقبول ہے کہ تیرے اس سجدے کی برکت سے میں نے تیری امت کے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے۔ "جعلت لی الارض مسجد اوطھورا" میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔

یہودی بغیر کلیسا کے عبادت نہیں کرتا عیسائی بغیر گرجا کے، سکھ بغیر گوردوارہ کے ہندو بغیر مندر کے عبادت نہیں کرتا لیکن مسلمانوں کو حکم ہے جب بھی نماز کا وقت آ جائے پاکیزہ زمین پر قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لیا کرو یہ حضور ﷺ کے پہلے سجدے کی برکت ہے۔

نکتہ نمبر ۴:

نبی کریم ﷺ نے اپنے اس سجدے میں خدا تعالیٰ اور اپنی امت کا ذکر فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ:

ا: اللہ کا نبی عارف باللہ پیدا ہوتا ہے آپ جانتے تھے کہ جس نے مجھے پیدا کیا وہ تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

ب: امت کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رسول بنایا ہے اور وہ بھی صاحب امت کثیرہ جن میں کچھ لوگ گنہگار بھی ہوں گے اس لئے طلب مغفرت کی طرف اشارہ فرمایا۔

نکتہ نمبر ۵:

مودودی نے لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو چالیس سال تک علم ہی نہیں ہوا کہ میں نبی ہوں۔ اگر یہ عقیدہ درست مان لیا جائے تو عیسائی لوگ اعتراض کر سکتے ہیں کہ اے مسلمانوں تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارے نبی کو چالیس سال تک اپنی نبوت کا علم نہ ہوا اور تمہارا قرآن ہمارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اعلان کرتا ہے کہ انہوں نے پیدا ہونے کے بعد کہا: اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِیَ الْکِتَابَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا "میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنا دیا"

لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد ﷺ سے افضل ہیں اس

لئے ان کا مذہب اختیار کرو۔

جن کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کو چالیس سال تک اپنی نبوت کا علم نہ ہوا وہ عیسائیوں کے اس اعتراض کا جواب نہیں دے سکتے لیکن اگر کوئی ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ جواب دیں گے اے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کا اعلان اس وقت کیا جب ان کی عمر چالیس دن کی تھی اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی جس رات ولادت ہوتی ہے ابھی مشرق سے سورج بھی طلوع نہیں ہوا کہ اپنی رسالت کے ڈنکے بجا رہے ہیں۔

نکتہ نمبر ۶:

دنیا میں آتے ہی سجدہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ ''لِصحبة تاثیر ولو کان ساعة'' صحبت کا اثر ہو جاتا ہے چاہے ایک گھڑی کے لئے کیوں نہ ہو اور آپ کا نور ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ ارشاد ربانی ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِيْ يَرٰكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ''اور توکل کر اس عزیز و رحیم پر جو تجھے قیام کی حالت اور ساجدین میں تیرے انقلاب کو دیکھتا ہے۔''

امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ آپ کا نور انچاس آباء کی پشت میں رہا اور وہ سارے کے سارے مومن تھے اور حدیث میں ہے:

لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين اِلٰى ارحام الطاهرات
''میں پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔''

چونکہ جن جن کی پشت میں آپ کا نور رہا وہ سارے کے سارے ساجد تھے یہی وجہ ہے کہ آپ نے دنیا میں آتے ہی سجدہ کیا۔

نکتہ نمبر ۷:

انسان کے سارے جسم میں عمدہ حصہ چہرہ ہے جو سجدے کی حالت میں زمین پر

رکھ دیا جاتا ہے اور سجدہ کی حالت غایت تذلل اور عاجزی اور تواضع کی حالت ہے گویا ساجد سجدہ کر کے اپنی عاجزی اور تواضع خدا کی بارگاہ میں ظاہر کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے ''من تواضع للہ رفعہ اللہ'' جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ نے اسے بلند فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ نے دنیا میں آتے ہی سجدہ کیا اور اس طرف اشارہ فرما دیا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں بلندی کی تمنا ہو تو کثرت سے طویل سجدوں کو اپنا وطیرہ بنا لو کامیابی تمہارے قدم چومے گی ہمارے نبی کریم ﷺ طویل سجدے کرتے تھے اس لئے خدا نے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ معراج کی رات عرش پر جلوہ گری ہوئی۔

محترم یوں تو سارے نبی ہیں پر کسی کا یہ مرتبہ نہیں ہے
تاجدار حرم کے علاوہ عرش پر کوئی پہنچا نہیں ہے

نبی کریم کے طویل سجدے

۱: حضرت معاذ بن جبل ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے آئے۔ حضور ﷺ کو مسجد اور حجرات امہات المومنین میں موجود نہ پایا لوگوں سے دریافت کیا انہوں نے کہا کبھی کبھار سلع پہاڑ کی طرف تشریف لے جایا کرتے ہیں حضرت معاذ فرماتے ہیں میں آپ کی تلاش میں چل نکلا جب پہاڑ کے اوپر چڑھ کر ادھر اُدھر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں آپ ایک غار میں سربسجود ہیں ہیبت کی وجہ سے غار کے اندر نہ گیا اور نیچے اتر آیا کافی دیر کے بعد پھر چڑھ کر دیکھا تو آپ اسی طرح سجدے میں تھے مجھ کو گمان ہوا کہ کہیں آپ کی وفات نہ ہو گئی ہو جب قریب گیا تو آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے تھے اور خدا تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اے حبیب امت کے بارے میں غمگین نہ رہا کرو بلکہ اپنا دل خوش رکھا کرو ہم تمہاری امت کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کریں گے جس سے تمہارا دل دکھے بلکہ

ہم تمہیں راضی کرلیں گے تو میں اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر سجدہ شکر ادا کر رہا تھا اے معاذ سجدہ سے بڑھ کر کوئی چیز بندہ کو خدا کے نزدیک کرنے والی نہیں۔

(ص۴۴ ج۱۰ طبرانی اوسط)

محمدؐ کی مرضی خدا کی رضا ہے
رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

ب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ ہم صحابہ دن رات حضور ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تاکہ سیّد عالم ﷺ کی ضروریات میں خدمت کی جائے ایک دن حضور ﷺ اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا حضور ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کرلی ہے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا ہے کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ کو قبض کرلیا ہے اب میں حضور ﷺ کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر میرے رب کریم نے انعام فرمایا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ مٹا دے گا۔

(ص۴۹۵ الترغیب والترہیب)

ج: حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم سے غائب رہے ہم نے سمجھا کہ آج حضور ﷺ تشریف نہ لائیں گے پھر آپ تشریف لائے اور

آ کر آپ نے لمبا سجدہ کیا ہم نے گمان کیا شاید آپ کی روح مقدسہ کو قبض کر لیا گیا ہے اچانک آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا:

ان ربی استشارنی فی امتی ماذا افعل

میرے رب نے مجھ سے مشورہ کیا کہ تیری امت سے کیا سلوک کروں میں نے عرض کی یا اللہ وہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کر رب تعالیٰ نے پھر مشورہ طلب فرمایا میں نے پھر یہی جواب دیا خدا نے فرمایا یہی تجھے تیری امت کے بارے میں غمناک نہ کروں گا اور مجھے بشارت دی کہ سب سے اوّل میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں جائیں گے ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ پھر ستر ہزار بلا حساب و کتاب داخل جنت ہوں گے۔ (ص۳۹۳ ج ۵ مسند امام احمد)

د: حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں ہم مکہ سے مدینہ کے ارادے سے حضور ﷺ کے ساتھ نکلے جب ہم مقام "عَزْوَرَا" کے قریب پہنچے آپ سواری سے اترے اور کچھ طویل سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کچھ دیر کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی پھر سجدہ ریز ہوئے پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی خدا تعالیٰ نے مجھے ایک تہائی امت عطا کر دی میں نے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر دعا مانگی خدا تعالیٰ نے ایک تہائی امت اور عطا کر دی میں نے سجدہ شکر ادا کیا پھر سر اٹھا کر دعا مانگی خدا نے پھر تہائی امت اور عطا کر دی میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (ص۲۷ ج ۲ ابوداؤد، ص۱۳۰ ج ۱ مشکوٰۃ)

ان طویل سجدوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے آپ کو اپنی بارگاہ کا وہ قرب عطا فرمایا جو کسی اور کو نہ ملا۔ خدا فرماتا ہے:

"ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی"

"پھر وہ نزدیک ہوا پھر زیادہ نزدیکی چاہی تو ہو گیا مقدار دو کمانوں کے یا زیادہ نزدیک"

اس آیت میں اللہ کا قرب اور زیادتی قرب مراد ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے اتنا قریب ہوا کہ جیسے دو کمانوں کی مقدار ہوتی ہے یا اس سے بھی زائد یہ قرب جبریل کا نہیں بلکہ رب جبار کا ہے۔

اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل وفرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لی مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل

مجھے خدا تعالیٰ کی بارگاہ کا قرب حاصل ہوتا ہے جس میں کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو رسائی حاصل نہیں۔

نبی سرور ہر رسول وولی ہے نبی راز دار مع اللہ لی ہے

فائدہ نمبر۴:

"سجدہ حصول جنت کا ذریعہ ہے۔"

حدیث نمبر۱:

حضرت ربیعہ بن کعب فرماتے ہیں رات کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا تا کہ وضو اور دیگر کاموں میں آپ کی خدمت کرسکوں ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اے ربیعہ مانگ میں نے عرض کی میں جنت میں آپ کی مرافقت مانگتا ہوں فرمایا کچھ اور مانگ لو عرض کی یہی کافی ہے فرمایا:

فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود سجدے زیادہ کر کے میری مدد کرو

(ص۱۹۸ ج۱ مشکوٰۃ)

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

ا: نبی کی خدمت عبادت ہے کیونکہ جنت کا حصول عبادت کا صلہ ہوتا ہے۔

ب: اس حدیث میں "سل" مطلق ہے اور "المطلق یجری علی اطلاقہ" مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے اس پر اپنی طرف سے قید لگانا منع ہے حضور ﷺ کا مطلق سل فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم سے دنیا اور آخرت کی جو نعمت بھی مانگو ہم دے سکتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں مختار بنایا ہے۔

ج: حضور ﷺ نے فرمایا میری مدد کرو معلوم ہوا خدا کے بندوں سے استعانت جائز ہے۔

د: کثرت سجود حصول جنت کا ذریعہ ہے۔

حدیث نمبر ۲:

حضرت معدان بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان سے ملے وہ فرماتے ہیں میں نے ثوبان سے کہا مجھے ایسا عمل بتادیں جس سے میں داخل جنت ہو جاؤں وہ خاموش ہو گئے میں نے پھر پوچھا وہ پھر خاموش رہے میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا:

علیك بکثرة السجود کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (ص۲۴۸ ج۱ الترغیب)

جب موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر شکست کھا گئے تو وہ سجدے میں گر کر ایمان لے آئے خدا فرماتا ہے:

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُوْنَ وَمُوْسَى

جادوگر سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔

تفسیر مظہری میں لکھا ہے ابو بردہ سے مروی ہے کہ:

انهم لما القوا سجدا رفعوا رؤسهم حتى رأوا الجنة والنار ورأوا

ثواب اَھْلِھَا ودأوا منازلھم فی الجنة (ص۱۵۲ج۶ تفسیر مظہری)

جب وہ سجدے میں گر گئے انہوں نے سر اٹھا کر جنت و دوزخ کو دیکھا اور اہل جنت کے ثواب کو دیکھا اور انہوں نے اپنے جنتی مکانات دیکھ لئے۔

فائدہ نمبر۵:

"سجدہ سے مرتبہ بلند ہوتا ہے گناہ معاف"

حدیث نمبر۱:

حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مامن عبد یسجد للہ سجدة الا رفع اللّٰہ لہ بھا درجة و حطّ عنہ بھا خطیئة (ص۱۷اج۳ ابن حبان)

جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حدیث نمبر۲:

ان العبد اذا قام یصلی اُتِیَ بذنوبہ فوضعت علی راسہ اوعاتقہ فکلما رکع او سجد تساقط عنہ (ص۱۷اج۳ ابن حبان)

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گناہ لا کر اس کے سر یا گردن پر رکھ دیئے جاتے ہیں جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ گر جاتے ہیں۔

یسجد للّٰہ سجدة الا کتب اللّٰہ لہ بھا حسنة و محا عنہ بھا سیئة ورفع لہ بھا درجة فاستکثروا من السجود (ص۲۴۸ج۱ الترغیب والترہیب)

جب کوئی آدمی سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے ایک برائی مٹا دیتا ہے ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے پس کثرت سے سجدے کرو۔

حدیث نمبر۴:

حضرت احنف بن قیس فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک آدمی کو کثرت سے سجدے کرتے ہوئے دیکھا میں نے اس سے اس کی وجہ

دریافت کی تو اس نے کہا میرے محبوب نے کہا یہ کہہ کر اس نے رونا شروع کر دیا پھر اس نے کہا میرے محبوب نے کہا یہ کہہ کر پھر وہ رویا پھر کہا میرے محبوب نے فرمایا یہ کہہ کر وہ پھر رویا پھر اس نے کہا میرے محبوب نے فرمایا:

مَا من عبد یسجد للّٰہ سجدۃ الا رفعہ اللّٰہ بہ درجۃ و حط عنہ بھا خطیئۃ و کتب لہ بھا حسنۃ (ص۳۲۷ ج ۲ مصنف عبدالرزاق)

جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس سجدہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک خطا معاف فرما دیتا ہے اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے بتاؤ تم کون ہو اس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ابوذر ہوں۔ (ص ۳۲۷ مصنف عبدالرزاق)

کر کر یاد سجن نوں رواں مولی آرام نہ ڈھوئی
ڈھونڈ تھکا جگ دیس تمامی ریہا مقام نہ کوئی

فائدہ نمبر ۴:

"ساجد سے خدا محبت کرتا ہے۔"

حدیث نمبر ۱:

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

مامن حالۃ یکون العبد علیھا احب الی اللّٰہ من ان یراہ ساجد ایعفر وجھہ فی التراب (ج ا ص ۲۵۰ الترغیب والترہیب)

اللہ کو جو حالت بندہ کی زیادہ پسند ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کا چہرہ خاک پر رکھا ہوا دیکھے۔

رحمان سجدے کو پسند کرتا ہے اور شیطان سجدے کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان ساجدا بمکۃ فجاء ابلیس فاراد ان یطأعلی عنقہ فنفحہ جبریل نفحۃ بجناحہ فما

استوت قدماہ علی الارض حتی بلغ الأردن (ج ۳ ص ۴۰۹ طبرانی اوسط)

رسول پاک ﷺ مکہ میں سجدے میں تھے شیطان آیا اس نے آپ کی گردن پر پاؤں رکھنا چاہا حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اپنے پر سے ہوا دی تو شیطان ٹھہر نہ سکا اور اردن جا گرا۔

فائدہ نمبر ۷:

سجدہ کرنے والوں کو خدا نے اپنے بندے کہا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا

اور اللہ تعالیٰ کے بندے زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ کلام کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کہہ دیتے ہیں اور جو رات سجدے اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔

چنانچہ حضرت بلال بن سعید روزانہ رات کو ایک ہزار رکعتیں پڑھتے گویا دو ہزار سجدے کرتے تھے۔ (ج ۷ ص ۳۱۸ ابن عساکر)

حضرت امام اعظم نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے یعنی ساری رات نماز پڑھتے تھے۔ (۱۳ ص ۳۵۴ تاریخ بغداد)

حضرت ابو مسلم خولانی رات کو تین سو رکعتیں پڑھتے تھے یعنی چھ سو سجدے کرتے۔ (ص ۳۱۸ ابن عساکر)

حضرت ثابت بنانی پچاس سال رات کو نہیں سوئے یعنی ساری رات نوافل پڑھتے تھے۔ (ج ۲ ص ۳۱۹ حلیۃ الاولیاء)

حضرت امام زین العابدین رات کو تہجد پڑھنے کے بعد سجدے میں سر رکھ کر اتنا روتے کہ پرنالہ بہنے لگتا۔ (ص ۳۱۴ عناصر الشہادتین)

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رات کو ایک ہزار سجدے کرتے تھے۔ (ص ا احیاء العلوم)

حضور غوث اعظم نے بھی چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا

فرمائی ساری رات نماز پڑھتے (ص۵۴ نزہۃ الخاطر)

حضرت عمر بن عبدالعزیز ساری رات نوافل پڑھتے تھے۔ (ج ۵ ص۲۹۱ حیۃ الاولیاء)

حافظ الحدیث امام عبدالغنی آدھی رات نوافل پڑھتے تھے۔ (ج ۴ ص۹۳۰ تذکرۃ الحفاظ)

حضرت عامر بن عبداللہ ساری رات نماز پڑھتے تھے۔ (ج ۷ ص۸۷۱ ابن عساکر)

حضرت یزید بن ہارون چالیس سال تک ساری رات نماز پڑھتے رہے۔

(ج ۱۴ ص۳۴۱ تاریخ بغدادی)

حضرت امام احمد بن حنبل رات کو تین صد رکعتیں ادا کرتے تھے (۹ ص۱۸۱ حلیۃ الاولیاء)

حضرت وہب بن منبہ نے بیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔

(ا ص۹۸ تذکرہ الحفاظ)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ساری رات خدا کی عبادت میں گزار دیتے۔ (ص۹۴ سید الاقطاب)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی بھی ساری رات نوافل پڑھتے تھے۔ (ص۱۰ سیر الاخطاب)

حضرت سری سقطی رات کو ایک ہزار رکعتیں پڑھتے تھے۔ (ص۱۷۶ تذکرۃ الاولیاء)

فائدہ نمبر ۸:

سجدے میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر لگیں پھر ہاتھ پھر چہرہ اور جب انسان کی روح قبض ہوتی ہے تو اس کی بھی ترتیب یہی ہے یعنی پہلے پاؤں سے لے کر گھٹنے تک سے روح قبض ہوتی ہے۔ جب سینے تک روح چلی جاتی ہے تو بعد ازاں ہاتھوں سے روح نکالی جاتی ہے اور آخر میں چہرے سے روح نکالی جاتی ہے گویا سجدہ کو جانا موت کی یاد دلاتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جو دن میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے خدا تعالیٰ اسے شہادت کا مرتبہ دیتا ہے۔

فائدہ نمبر ۹:

حاجت پوری ہونا: ابو عبداللہ مغربی فرماتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کی یارسول اللہ میری ایک حاجت ہے میں

کیا پڑھوں کہ میری وہ حاجت پوری ہو جائے رسول خدا ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھو اور ان چاروں سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ "لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔" پڑھو انشاء اللہ ضرور مقصد پورا ہو جائے گا فقیر حقیر محمد صدیق ملتانی کہتا ہے تین روز تک متواتر ایسا عمل کرے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ (ص۲۰۰، حسن)

ب: حضرت یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں ایک رات حضرت بایزید بسطامی عشاء کی نماز کے بعد عبادت الٰہی کرنے کھڑے ہوئے پاؤں کی ایڑیاں اور تلوے زمین سے اٹھا لئے صرف پنجوں کے بل ساری رات کھڑے رہے آپ کی ٹھوڑی سینے پر پڑی تھی آنکھیں حیرت میں کھلی تھیں مطلق بند نہ تھیں پھر ساری رات آپ اسی طرح ہاتھ باندھے کھڑے رہے جب صبح ہوئی تو ایک طویل سجدہ کیا پھر فارغ ہو کر بیٹھے اور دعا مانگی الٰہی ایک قوم تیرے دیدار کی طالب بنی تو نے ان کو سمندر پر بغیر کشتی کے چلنا عطا فرمادیا اور ہوا میں اڑنا عطا فرمادیا وہ اس پر راضی ہو کر بیٹھ گئے مگر میں ایسی بات سے پناہ مانگتا ہوں الٰہی ایک قوم نے تجھے طلب کیا تیری تلاش شروع کی جب وہ تیرے حضور تجھے مانگتے ہوئے آئے تو نے ان کو ان کے پاؤں کے نیچے زمین کا سمٹ جانا اور سینکڑوں میل کی مسافت ایک دم میں طے کرنا عنایت کیا وہ بھی تجھ سے تھوڑا سا لے کر خوش ہو کر بیٹھ گئے مگر میں ایسی بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں الٰہی ایک قوم نے تجھے تلاش کرنا چاہا اور بڑی کٹھن منازل سے گزرے لیکن جب وہ تیرے پاس پہنچے تو تو نے ان کو زمین کے خزانے دے دئے وہ اس بات پر راضی ہو گئے مگر میں ایسی باتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں الٰہی ایک قوم نے تیری تلاش شروع کی تو نے ان کو اپنے بندے خضر علیہ السلام سے ملادیا وہ اس بات پر راضی ہو گئے مگر میں ایسی بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں الٰہی ایک قوم نے تیری تلاش شروع کی تو نے ان کو جنت کا نظارہ کرادیا وہ اس پر راضی ہو گئے مگر میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں الٰہی ایک قوم نے تیری زیارت کا قصد کیا تو نے ان کو مرتبہ شفاعت عطا کر دیا وہ اتنے میں خوش

ہو گئے اور تیری تلاش سے دست بردار ہو گئے مگر میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اسی طرح حضرت بایزید نے تقریباً اٹھائیس کرامات اولیاء بیان فرمائیں جب دعا سے فارغ ہوئے تو حضرت یحییٰ نے عرض کی رات کے مشاہدات سے ہمیں بھی آگاہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا رات خدا تعالیٰ نے مجھے عرش سے لے کر تحت اثریٰ تک کی سیر کرائی اور کہا اے بایزید ان میں سے جو چیز بھی تجھے پسند ہو میں وہ تجھے دے دوں عرض کی یا اللہ یہ سب چیزیں برحق ہیں لیکن مجھے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں میں تو تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔

تجھ کو تجھی سے مانگ کر مانگ لی دو جہاں کی خیر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے بایزید تو ہمارا خاص بندہ ہے اور صرف میرے لئے میری عبادت کرتا ہے (ص ۱۲۸ احسن)

ج: حضرت زلیخا نے ستر سال تک بت کی پوجا کی مقصد وحید یہ تھا کہ مجھے یوسف مل جائے جب مقصد پورا نہ ہوا تو ایک دن تنگ آ کر اس بت سے طنزاً خطاب کیا کہ تجھ سے تو حضرت یوسف علیہ السلام کا خدا بہتر ہے کیونکہ

یوسف دا رب سن فریاداں درد اٹھاون والا
تو میرا رب گونگا بولا مغز کھپاون والا
یوسف دا رب توبہ کردیاں پار لنگھاون والا
تو میرا رب پوجا کر دیاں دوزخ پاون والا
یوسف دا رب بردیاں دے سر تاج رکھاون والا
تو میرا رب تاجوراں نوں خاک رلاون والا

پھر بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور زباں پر کلمہ توحید جاری ہوا سچے دل سے کفر و شرک سے توبہ کی اور ساتھ ہی عرض کی یا اللہ مجھے یوسف ملا دے یا یوسف کی محبت میرے دل سے نکال کر اپنی محبت دل میں ڈال دے اے اللہ مجھے وہ دن دکھا کہ یوسف مجھے تلاش کرے اور میں اس سے چھپ جاؤں وہ مجھے بصد منت بلائے اور میں اس سے دور بھاگوں زلیخا نے دعا مانگی تو ملائکہ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی مولا اب تو زلیخا تیری ہوگئی ہے اس کی مراد پوری کر دے خدا نے فرمایا کل زلیخا اپنی مراد کو پہنچ جائے گی دوسرے دن حضرت یوسف کی سواری بڑے تزک و احتشام سے مصر سے نکلی اور حضرت زلیخا کی جھونپڑی کے قریب سے گزر ہوا زلیخا بڑھیا تھی ہاتھ میں لکڑی لے کر لب سڑک کھڑی ہوئی اور کہا پاک وہ ذات جس نے بادشاہ کو گناہ کی بنا پر غلام بنا دیا اور غلام کو اطاعت کے سبب بادشاہ بنا دیا ان کی یہ آواز یوسف کے کانوں تک پہنچی حضرت یوسف نے یہ دردناک صدا سن کر فرمایا دیکھو یہ کون ہے اس کو کیا تکلیف ہے آپ کا ایک غلام زلیخا کے پاس آیا دیکھا ایک اندھی بڑھیا عورت ہے جا کر عرض کیا ایک اندھی بڑھیا عورت کچھ عرض کر رہی ہے فرمایا پوچھو کیا کہتی ہے غلام نے آ کر پوچھا اے بڑھیا کیا حاجت ہے زلیخا نے پوچھا تم کون ہو کہا میں یوسف کا غلام ہوں کہا جاؤ یوسف کو بھیجو اس غلام نے آ کر ساری بات بیان کر دی ادھر زلیخا نے خدا سے دعا مانگی یا اللہ مجھے یوسف ملا دے تو اس بات پر قادر ہے خدا تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا جاؤ یوسف سے کہو سواری سے اتر کر زلیخا کے پاس جاؤ حضرت یوسف زلیخا کے پاس آئے اور پوچھا تم کون ہو جواب دیا میں وہ ہوں کہ

چھوڑ وطن وچہ تیریاں تاہنگاں مصرے آون والی
بازاراں تھیں وکدے تائیں میں مل لیاون والی
مصری زناں ضیافت کر کے سد منگاون والی
وسدیاں دے گھر گھت اجاڑا قہر کمان والی

فوج تیری دیاں قدماں تھلے جان وچھاون والی
ہواتھی وچہ راہ تیرے دے میں کلی پاون والی

حضرت یوسف نے پوچھا اب کیا حاجت ہے عرض کی وہی دیرینہ آرزو ہے حضرت یوسف نے جبریل سے کہا یہ بڑھیا میں جوان اس کی آرزو کیسے پوری ہو جبریل نے عرض کیا خدا فرماتا ہے تم ہاں کرلو زلیخا کو جوان ہم بنائیں گے۔ بموجب حکم الٰہی جبریل کے ہاتھ کی برکت سے حضرت زلیخا کی آنکھیں روشن ہوگئیں خدا تعالیٰ نے اسے جوان بنادیا حضرت یوسف کے دل میں زلیخا کی محبت ڈالدی حضرت یوسف کے گھر جاکر زلیخانے خدا کی بارگاہ میں ایک طویل سجدہ کیا یوسف انتظار کرتے رہے لیکن زلیخانے سجدے سے سرنہ اٹھایوسف نے وجہ دریافت کی تو زلیخانے کہا:

کہے زلیخا تیں تھیں چنگا بل گیا میں تائیں
اس دے اٹھ حضوروں یوسف جاواں دس کدائیں

فائدہ نمبر ۱۰:

خدا تعالیٰ کے بندے سجدہ ریز ہوکر اپنے خدا کو راضی کر لیتے ہیں ان کے حق میں خدا کا دریائے رحمت جوش پر آجاتا ہے اور خدا ان کی آرزو پوری کر دیتا ہے چند امثلہ ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر ۱:

قاروں ملعون نے ایک مرتبہ ایک فاحشہ عورت کو بہت کچھ مال و دولت دے کر اس بات پر آمادہ کرلیا کہ عین اس وقت جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوکر بنی اسرائیل میں خطبہ دے رہے ہوں کھڑی ہوکر یہ کہہ دینا کہ موسیٰ نے میرے ساتھ ایسا ایسا فعل کیا ہے اس عورت نے ایسا ہی کیا حضرت موسیٰ کانپ اٹھے اور اس وقت نماز کی نیت باندھ لی دو رکعت ادا کر کے اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے تجھے اس خدا کی قسم جس نے دریا میں سے راستہ دیا اور تیری قوم کو فرعون کے مظالم

سے نجات دی اور بھی بہت سے احسانات کیئے جو بھی سچا واقعہ ہے بیان کر یہ سن کر عورت کا رنگ بدل گیا اور اس نے سب کے سامنے صحیح واقعہ بیان کر دیا اور خدا سے استغفار کیا اور سچے دل سے توبہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور قارون کی سزا چاہی خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی اے موسیٰ میں نے زمین کو تیرے تابع کر دیا آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور زمین کو حکم دیا قارون کے محل اور قارون کو نگل جا زمین نے ایسا ہی کیا خدا فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

مثال نمبر۲:

جب حضرت زبیر بن عوام کا انتقال ہوا تو آپ نے کئی لاکھ درہم کا قرض چھوڑا اور مالِ متروکہ میں ایک ویران سی زمین چھوڑی جس کا نام غابہ تھا حضرت عبداللہ بن جعفر کے بھی دس لاکھ درہم حضرت زبیر پر قرضہ تھا ایک دن عبداللہ بن جعفر حضرت عبداللہ بن زبیر سے ملے تو عبداللہ بن زبیر نے کہا میرے والد کی یادداشت میں یہ لکھا ہوا ملا ہے کہ انہوں نے آپ کے دس لاکھ درہم دینے میں عبداللہ بن جعفر نے کہا ہاں ٹھیک ہے لیکن اگر تم چاہو تو یہ قرض معاف ہو سکتا ہے انہوں نے جواب دیا معاف کرانا مقصود نہیں ابن جعفر نے کہا تو پھر ایسا کرو کہ متوفی جو زمین چھوڑ گئے ہیں ان میں ویران سے ویران زمین کا کچھ حصہ قرض کے بدلے ہمیں دے دو عبداللہ بن زبیر ایک ناکارہ ناقابل زراعت زمین کا ٹکڑا عبداللہ بن جعفر کے قرض کے بدلے ان کو دے دیا انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا ایک نہایت سخت ناکارہ جگہ پر میرا مصلی بچھا دو اس نے آپ کے حکم کی تعمیل کی پھر آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر سجدے میں جا کر خدا کی بارگاہ میں اس قدر روئے کہ وہ مصلی آپ کے آنسو سے تر ہو گیا پھر نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگی اس کے بعد غلام سے فرمایا میری جائے نماز کے نیچے سے زمین کھود ڈالو انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں سے ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمہ

جاری ہو گیا لوگ آپ کی کرامت دیکھ کر حیران رہ گئے حضرت عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن جعفر سے کہا اگر آپ یہ زمین کا معاملہ واپس کر لیں تو بہت عنایت ہو گی آپ نے فرمایا زمین واپس کر سکتا ہوں لیکن جو چشمہ خدا نے عطا کیا ہے اسے واپس نہیں کر سکتا پھر اس چشمہ کی برکت سے وہ زمین ایسی آباد ہو گئی کہ باغات لگ گئے زراعت ہونے لگ گئی۔ (ص۱۳۳۵ ابن عساکر)

سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیدار سجدوں کو جبینوں میں

مثال نمبر ۳:

حضرت عاصم فرماتے ہیں ایک دن فاقہ کے مارے میری جان نکلنے لگی ناچار ایک قابل اعتماد دوست کے پاس جا کر میں نے اپنی حاجت بیان کی وہ سن کر گونگے بن گئے ان کے چہرے پر ملال کے آثار ظاہر ہوئے میں ان کے تیور سمجھ گیا اور وہاں سے چپ چاپ نکل کر ایک جنگل میں پہنچا پھر نماز باصد عجز و نیاز ادا کی پھر سجدے میں گر گئے اور یہ صدا کی۔

یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا سامع الاصوات یا مُجِیْبُ الدَّعَوَات یا قاضی الحاجات اکفنی بحلالك عن حرامك واغنی بفضلك عمن سواك

اے بے سامان لوگوں کے سامان کرنے والے اے روزی کا دروازہ کھولنے والے؟ بے کسوں کی فریاد سننے والے اے حاجت مندوں کی دعا قبول کرنے والے مجھے حلال روزی عطا فرما حرام ناپاک روزی سے محفوظ فرما اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے کہ کسی دوسرے کی طرف دھیان نہ جائے۔

ابھی آپ سجدے ہی میں تھے کہ کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی سر اٹھا کر دیکھا تو سرخ چمڑے کی ایک تھیلی ہے اسے کھولا تو اسّی دینا اور ایک یاقوت سرخ اسی دینار اپنی

ضروریات میں خرچ کیئے اور یاقوت فروخت کر کے زرعی زمین خریدی جو کئی پشتوں کے لئے کافی ثابت ہوئی۔ (ص۱۸۹ احسن)

مثال نمبر۴:

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں قحط پڑ گیا بنی اسرائیل نے عرض کی یا کلیم اللہ آپ خدا سے بارش کی دعا کریں اور نزول رحمت باری کی التجا کریں فرمایا کل دعا کے لئے سارے بنی اسرائیل جنگل میں چلیں دوسرے دن ستر ہزار بنی اسرائیل آپ کے ساتھ میدان میں گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگنی شروع کی اے اللہ اپنی رحمت سے بارش برسا دے اپنی رحمت کی ہوائیں چلا دے الٰہی ہم پر رحم فرما ہمارے شیر خوار بچوں کے سبب بے زبان جانوروں کے سبب بوڑھے عابدوں کے سبب حضرت موسیٰ نے ہر چند دعائیں مانگیں مگر قبولیت کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا ناچار بے قرار ہو کر عرض کی الٰہی آج موسیٰ کی دعا کی قبولیت میں دیر کیوں لگی ہے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا ارشاد ہوا اے موسیٰ آج تمہارے ساتھ ایک چالیس سالہ گنہگار چلا آیا ہے پہلے اس کو اپنے مجمع سے نکالو اور آواز لگا دو اے چالیس سالہ عاصی پر معاصی یہاں سے نکل جاؤ تمہاری نحوست کی وجہ سے ہماری دعا قبول نہیں ہوتی جگہ جگہ لوگوں سے اعلان کرا دو سارے مجمع میں اعلان کر دیا گیا جب اس خطاء کار کے کان میں آواز پہنچی تو فوراً کھڑا ہوا چاروں طرف دیکھا لیکن کہیں جانے کا راستہ نظر نہ آیا اگر جاتا ہے تو عیب کھلتا ہے اگر ٹھہرتا ہے تو عیب سے پھٹکار پڑتی ہے چاروں طرف کہیں جانے کا موقع نہیں ناچار نے اوپر کی جانب منہ کیا اور عرض کی الٰہی میں چالیس سال تک گناہ کرتا رہا آج توبہ کرتا ہوں میرے گناہ معاف فرما دے آج مجھے رسوائی سے بچا لے میں آئندہ نافرمانی نہ کروں گا ابھی اس کے دعائیہ کلمات مکمل نہ ہوئے تھے کہ توبہ کی قبولیت کے آثار نمایاں ہوئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی حضرت موسیٰ سجدہ میں گر پڑے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی مولا تیرا ارشاد تھا کہ گنہگار کو نکال دو

بارش ہوگی مجمع میں سے تو کوئی بھی نہیں نکلا پھر بارش کس سبب سے ہونے لگی ارشاد ہوا اے موسیٰ پہلے جس کی نحوست کے سبب بارش رکی ہوئی تھی اب اسی آدمی کی برکت سے بارش ہو رہی ہے کیونکہ اب وہ بندہ گناہوں سے تائب ہو گیا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کی یا اللہ مجھے اس کی زیارت کرادے جس کی توبہ کی برکت سے اب بارش برس رہی ہے ارشاد ربانی ہوا اے موسیٰ جب تک وہ میری بارگاہ سے دور رہا گناہ کرتا رہا میں نے اسکے عیب سے پردہ نہیں اٹھایا اب تو وہ میرا ہو چکا ہے میں اس کے عیبوں سے پردہ کیوں اٹھاؤں التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔ "گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ص۱۹۴ احسن)

مثال نمبر ۵:

جب حضرت یونس علیہ السلام قوم سے ناراض ہو کر چلے تو آگے چل کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے دریا میں طوفان نمودار ہوا قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہئے کہ وزن کم ہو جائے قرعہ ڈالا گیا تو وہ حضرت یونس کے نام نکلا کسی نے آپ کو دریا میں ڈالنا پسند نہ کیا دوبارہ قرعہ اندازی ہوئی پھر بھی آپ ہی کا نام نکلا تیسری مرتبہ پھر قرعہ اندازی ہوئی تو بھی آپ کا نام نکلا اب حضرت یونس علیہ السلام خود کھڑے ہوئے اور کپڑے اتار کر دریا میں چھلانگ لگا دی بحر اخضر سے ایک بڑی مچھلی دریا کاٹتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ بنا لیا لیکن بحکم خدا نہ آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچایا آپ اس کے لئے غذا نہ تھے بلکہ اس کا پیٹ آپ کے لئے قید خانہ تھا آپ چار اندھیروں میں گرفتار ہو گئے جس مچھلی نے آپ کو نگلا اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا دو اندھیرے ہو گئے اور وہ مچھلی آپ کو سمندر کی تہ میں لے گئی تین اندھیرے چوتھا رات کا اندھیرا آپ جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تو سمجھے کہ میں وفات پا گیا ہوں پھر آپ نے اپنے قدم کو ہلایا یقین ہوا کہ میں زندہ ہوں وہیں سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے اے بار الٰہ میں نے تیرے لئے اس جگہ کو سجدہ

گاہ بنایا ہے جسے اس سے پہلے کسی نے جائے سجود نہ بنائی ہوگی مطلب آپ کا یہ تھا کہ مجھے اس قید خانے سے آزادی مل جائے خدا تعالیٰ نے چالیس روز کے بعد آپ کو آزاد کر دیا۔ (ص۳۰ ابن کثیر ج ۱۷)

مثال نمبر ۶:

حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین نے فرمایا بعض گروہ لاالہ الا اللہ کہنے والے اپنے شاعت اعمال کی بنا پر جہنم میں جائیں گے ایک دن ایسا اتفاق ہوگا کہ یہودی نصرانی اور بت پرست لوگ ان مسلمانوں کو جہنم میں دیکھ کر کہیں گے اے لوگو تمہارا لاالہ الا اللہ کہنا آج تمہارے کچھ کام نہ آیا ہم بت پرست اور تم خدا پرست آج برابر آگ میں جل رہے ہیں بس برابر ہو گیا لاالہ الا اللہ کہنا اور بت پرستی کرنا اور برابر ہو گئی آج خدا کی عبادت اور بتوں کی پرستش نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب یہ کلام کفار کے منہ سے نکلے گا فوراً خدا کا دریائے رحمت جوش پر آ جائے گا اور خدا تعالیٰ غضبناک ہو کر فرمائے گا آج کفار نے ہمیں بتوں کے برابر کر دیا اور توحید اور شرک کو یکساں کر دیا اے جبریل جلدی جاؤ اور دیکھو گنہگار مسلمان جہنم میں کس حال میں ہیں حضرت جبریل عرض کریں گے الٰہی تو خوب جانتا ہے جو کچھ ان کا حال ہے آج یہ کیا سبب ہے کہ ان قیدیوں کی جانب نظر رحمت اٹھائی ارشاد ہوگا اے جبریل آج ہمارا دریائے رحمت جوش پر آیا ہے کیونکہ بت پرست کافروں نے آج ہمارے بندے مسلمان لاالہ الا اللہ کہنے والوں کو توحید کا طعنہ دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ تمہارا لاالہ الا اللہ آج تمہارے کچھ کام نہ آیا اے جبریل یہ سن کر آج ہمارا دریائے رحمت جوش پر آیا ہے اور اب وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ مسلمان دوزخ سے آزاد کر دیئے جائیں۔

حضرت جبریل یہ سن کر دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے مالک داروغہ جہنم آپ کو آتا دیکھ کر اپنے لوہے کے منبر سے نیچے اترے گا اور کہے گا حضرت آپ آج یہاں

کیسے تشریف لائے حضرت جبریل فرمائیں گے اے مالک بتا گنہگاران امت مصطفےٰ کے ساتھ دوزخ نے کیا سلوک کیا ہے مالک عرض کرے گا حضرت آپ ان کا حال کیا پوچھتے ہیں ان کی حالت نہایت بری ہے بڑے تنگ مکان میں مقید ہیں آگ نے ان کے جسم جلا ڈالے ہڈیاں سوختہ کر دیں صرف ان کے دل اور زبان سالم ہیں کہ وہ ایمان کی جگہ تھے باقی سب کچھ جل گیا جبریل فرمائیں گے جلدی حجاب ہٹا دو دروازہ کھول دو کہ میں بھی اپنے نبی کی امت کا حال دیکھ لوں مجھے رب العزت نے فرمایا ہے کہ اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھو مالک جہنم دروازہ کھولدے گا اور سرپوش ہٹا دے گا حضرت جبریل دوزخ میں جا کر دیکھیں گے کہ لوگ بہت بری حالت میں ہیں جب دوزخی لوگ جبریل کو دیکھیں گے تو مالک سے پوچھیں گے اے مالک یہ کونسا فرشتہ ہے کہ ہم نے آج تک ایسا خوبصورت فرشتہ نہیں دیکھا وہ کہے گا یہ جبریل امین ہیں جو وحی لے جاتے تھے خدا کے نبی پر نبی کریمؐ کا نام سن کر جہنمی لوگ شور مچائیں گے پھر رو رو کر عرض کریں گے جبریل ہمارا سلام ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو پہنچا دو اور عرض کرو کہ ہم نہایت سخت عذاب میں مبتلا ہیں آپ ہماری شفاعت کیجئے حضرت جبریل گنہگاروں سے وعدہ فرمائیں گے کہ میں ضرور تمہاری خبر تمہارے نبی تک پہنچا دوں گا جبریل وہاں سے چل کر اپنے مقام پر آئیں گے ارشاد ربانی ہوگا اے جبریل امت مصطفےٰ کا کیا حال ہے عرض کریں گے الٰہی تو بہتر جانتا ہے وہ نہایت تنگ حال اور بہت برے عذاب میں گرفتار ہیں اس ہمکلامی کی لذت میں جبریل محو ہو کر گنہگاران امت کا وعدہ بھول جائیں گے آخر خود ہی رب العزت ارشاد فرمائے گا اے جبریل تم امت مصطفےٰ سے کوئی وعدہ بھی کر آئے تھے وہ عرض کریں گے ہاں یا رب میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کا سلام ان کے نبی کی بارہ میں پہنچا دوں گا اور جو عذاب کی تکلیف ان پر گزر رہی ہے وہ بھی آپ کو سناؤں گا ارشاد ہوگا اے جبریل جاؤ جا کر میرے نبی کو اطلاع کرو حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

تشریف لائیں گے آپ اس وقت ایک محل میں ہوں گے جو سفید موتی سے بنا ہوگا اور اتنا فراخ ہوگا کہ اس کے چار ہزار دروازے ہوں گے جن میں طلائی جوڑیاں ہوں گی حضرت جبریل رورو کر عرض کریں گے یا محمد میں آپ کی امت کے پاس سے ہو کر آیا ہوں وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہیں انہوں نے آپ کو بہت رورو کر سلام کیا ہے اور یہ عرض کی ہے کہ ہماری خبر لیجئے حضور یہ سنتے ہی کہیں گے اے میری امت میں شفاعت کے لئے حاضر ہوں یہ کہہ کر آپ عرش الٰہی کے نیچے حاضر ہوں گے اور سجدہ ریز ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائیں گے جو سارے جہان میں کسی نے نہ کی ہوگی اور سات دن کی مدت اور مقدار کے بعد حکم ہوگا اے محبوب سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو کہو کیا کہتے ہو جس کی شفاعت کرو گے قبول ہوگی یہ سن کر حضور امتی امتی کہتے ہوئے اپنا سر اقدس اٹھائیں گے ارشاد ہوگا جاؤ جس نے ساری عمر میں ایک دفعہ لاالہ الا اللہ کہا اور شرک نہیں کیا وہ خواہ کتنا ہی گنہگار رہا اس کو دوزخ سے نکال لو نبی کریم اذن شفاعت حاصل کر کے اطلاع دیں گے اے لوگو محمد رسول اللہ نے شفاعت کا دروازہ کھلوایا ہے اے اہل جنت تم میرے ساتھ چلو اور جس کسی کو تم پہچانتے ہو اس کو میرے ساتھ چل کر جہنم سے نکال لو یہ منادی سن کر بے تعداد مخلوق جنت کی آپ کے ساتھ ہو جائے گی اور حضور ﷺ ان کو ساتھ لے کر دوزخ کی طرف بغرض شفاعت تشریف لے جائیں گے آگے آگے جنت کا دولہا اور ان کے پیچھے چاند سے چہروں والے براتی اب یہ برات جنت سے چلی ہے اور جہنم کی طرف جاتی ہے تا کہ گنہگار مسلمانوں کو جہنم سے آزاد کرائیں اور جنت میں لا کر بادشاہ بنا دیں یہ وہ مبارک مجمع ہے کہ آج تک چشم فلک نے ایسا اجتماع نہ دیکھا ہوگا جب یہ لوگ جہنم کے قریب پہنچیں گے مالک دیکھ کر گھبرائے گا اور حضور کیلئے کھڑا ہو جائے گا نبی پاک زار وقطار روئیں گے اور فرمائیں گے اے مالک جلدی بتا میری امت کا کیا حال ہے انہیں کس کس طرح جلایا اور کیا کیا عذاب دیا مالک عرض کرے گا یا حضرت وہ تو

نہایت ہی تکلیف دہ عذاب کا شکار ہیں حضور فرمائیں گے اے مالک جلد جہنم کا دروازہ کھول دو میں اپنی آنکھوں سے ان کا حال زار دیکھ لوں مالک دروازہ کھول دے گا اور سرپوش اٹھائے گا جس وقت دوزخی آپ کا رخ پرنور دیکھیں گے چیخیں گے چلائیں گے یا حضرت دوزخ کی آگ نے ہمارے جسم جلا دئے کلیجے کباب دیئے چہرے سوختہ ہو گئے اور بڑے بڑے عذاب ہوتے رہے نبی کریم ﷺ فرشتوں کو حکم دیں گے ان کو جہنم سے باہر نکالو یہ سن کر فرشتے ان گنہگار مسلمانوں کو جہنم سے باہر نکالیں گے اب کہاں سوختہ کوئلے اور کہاں جنت یہ لوگ جنت کے قابل کہاں رہے آپ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے الٰہی یہ لوگ جنت کے قابل کہاں رہے ہیں کہ ان کو جنت میں لے جاؤں خدا فرمائے گا ان کو ہم نے جلایا ہم ہی ان کو جنت کے قابل بنائیں گے رضوان جنت کو حکم ہو گا کہ نہر حیات کا رخ اس طرف موڑ دو حکم الٰہی سے رضوان جنت نہر حیات کا رخ جہنم کے دروازے کی طرف موڑ دیگا پھر حضور کے حکم سے ان کو اس نہر میں ڈال دیا جائے گا تھوڑے عرصہ میں وہ سوختہ کوئلے چودھویں رات کے چاند بن کر نکلیں گے اور زبان حال سے کہیں گے:

نوح کو بھی موج طوفان سے کنارہ مل گیا
حضرت موسیٰ کو بھی لطف نظارہ مل گیا
الغرض ہر ایک بیچارے کو چارہ مل گیا
ہم غریبوں کو محمد کا سہارا مل گیا

جب یہ آزاد ہونے والے جنت میں چلے جائیں گے تو کفار مشرکین بت پرست اس وقت تمنا کریں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

(ص۱۰ احسن)

مثال نمبر ۷:

میدان بدر میں نبی کریم ﷺ نے اپنی قیام گاہ میں دو رکعت نماز ادا کی اور خدا

سے دعا کی الٰہی اپنا وعدہ پورا فرما جو تو نے مجھ سے کیا ہے حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں دوران جنگ کئی مرتبہ حضور کو دیکھنے آیا میں نے ہر بار دیکھا کہ آپ سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا مانگ رہے ہیں۔

"یا حی یا قیوم برحمتك استغیث"

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے یہ دعا مانگی:

"اللهم انك ان تهلك هذا العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض"

الٰہی اگر تو نے اہل اسلام کے اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو پھر زمین میں تیری پوجا نہ ہوگی۔

اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کر ڈالا
قیامت تک نہیں پھر کوئی تجھ کو پوجنے والا

آپ روبقبلہ ہو کر دعا میں مشغول ہوئے اور ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ آپ کے کندھوں سے چادر گر پڑی صدیق اکبر نے آگے بڑھ کر چادر آپ کے کندھوں پر ڈال دی اور عرض کی یارسول اللہ آپ کو اتنا عرض کر دینا کافی ہے آپ نے اپنے رب سے طلب کرنے میں اصرار فرمایا آپ نے اپنے قبے سے باہر نکل کر ایک مٹھی ریت کی بھر کر مشرکین کی طرف پھینکی اس کا اثر یہ ہوا کہ تمام مشرکین کے کان آنکھیں اور چہرے ریت سے بھر گئے اور وہ خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگے جب حضور ﷺ اپنے قبہ سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام آپ کو دیکھ کر خوش ہو گئے۔

مگر جب کملی والا آ گیا اٹھ کر مصلے سے
خدائی ہو گئی محفوظ شیطانوں کے پلے سے
صدائے نعرۂ تکبیر سے تھرا اٹھی وادی
کہ امت کے ضعیفوں کی مدد کو آ گیا ہادی

مثال نمبر ۸:

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے پروردگار رات دن میں کوئی ساعت ایسی نہیں جس میں داؤد کے گھرانے کا کوئی نہ کوئی فرد تیری عبادت میں مصروف نہ رہتا ہو (یہ اس لئے کہ انہوں نے روز وشب کے چوبیس گھنٹے اپنے گھر والوں پر باری باری تقسیم کرر کھے تھے تا کہ ان کا عبادت خانہ کسی وقت بھی خدا کی عبادت سے خالی نہ رہے) اور بھی کچھ اسی قسم کی چیزیں عرض کیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی ارشاد ہوا اے داؤد یہ سب کچھ ہماری توفیق سے ہے اگر میری مدد نہ ہوتو تو اس چیز پر قدرت نہیں پا سکتا قسم ہے اپنے جلال کی میں تجھ کو ایک روز تیرے نفس کے سپرد کر دوں گا پھر دیکھنا اس وقت تو کس طرح اپنی عبادت میں مشغول رہ سکتا ہے اور اپنا قائم کردہ نظام برقرار رکھ سکتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ مجھے اس دن کی خبر کر دینا پس اسی دن آزمائش میں مبتلا ہو گئے

اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ آپ اپنے عبادت خانے میں موجود تھے کہ دو جھگڑا کرنے والے آپ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادیں اور ہمارے لئے سیدھی راہ کا تعین فرمادیں سنئے یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی ہے لیکن مجھ سے کہہ رہا ہے یہ ایک بھی مجھے دے دو اور مجھ پر زیادتی کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکا اپنی اتنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی کا سوال کرنا بیشک ایک ظلم ہے اور اکثر ساجھی اور شریک ایسے ہی ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے پر ظلم وستم کرتے ہیں مگر ایماندار ایسی باتوں سے دور رہتے ہیں۔

اب ان دو کے ساتھ حضرت داؤد کا کلام کرنے کا وقفہ بغیر عبادت الٰہی سے گزرا یعنی حضرت داؤد علیہ السلام خدا کی عبادت نہ کر سکے کہ اس وقت خدا کی مدد شامل حال نہ رہی۔

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ

اور حضرت سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع ہو گئے پس ہم نے ان کو معاف کر دیا یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام چالیس روز تک سجدے میں پڑے رہے۔ (ج۲۳ص۵۸ ابن کثیر)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں قیامت کے روز حضرت داؤد علیہ السلام کو عرش کے پاس کھڑا کیا جائے گا اور اللہ ارشاد فرمائے گا کہ اے داؤد جس پیاری دردناک میٹھی اور جاذب توجہ آواز سے تو میری تعریفیں دنیا میں کیا کرتا تھا اب بھی کرو آپ فرمائیں گے باری تعالیٰ اب وہ آواز کہاں رہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں وہی آواز آج پھر عطا کی اب حضرت داؤد اپنی دلکش اور دلربا آواز نکال کر نہایت وجد کی حالت میں خدا کی حمد وثنا بیان کریں گے جسے سن کر جنتی اور نعمتوں کو بھول جائیں گے اور یہ سریلی آواز اور نورانی گلا سب نعمتوں سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کرے گا۔

(ج۲۳ص۵۹ ابن کثیر)

ترمذی میں ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور نماز میں میں نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ہے اور سجدہ کیا تو میرے ساتھ اس درخت نے بھی سجدہ کیا اور میں نے سنا وہ یہ دعا مانگ رہا تھا:

اللهم اكتب لی بها اجرا واجعلها لی عندك ذخرا وضع بها عنی وزرا واقبلها منی كما قبلتها من عبدك داؤد

یعنی اے اللہ میرے لئے میرے اس سجدے کو اپنے پاس اجر اور خزانے کا سبب

بنا اور اس سے تو میرا بوجھ ہلکا کر دے اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے کہ تو نے اپنے بندے داؤد کے سجدے کو قبول فرمایا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور سجدے کی آیت کو پڑھ کر سجدہ کیا اور اس سجدے میں وہی دعا پڑھی جو اس شخص نے درخت کی دعا نقل کی تھی۔

حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گویا سورہ ''ص'' لکھ رہا ہوں جب آیت سجدہ تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ قلم اور دوات اور میرے آس پاس کی تمام چیزوں نے سجدہ کیا انہوں نے اپنا یہ خواب حضور سے بیان کیا پھر آپ اس آیت کی تلاوت کے وقت ہمیشہ سجدہ کرتے رہے۔

ابو داؤد میں ہے کہ حضور نے منبر شریف پر سورہ ''ص'' کی تلاوت فرمائی اور سجدے کی آیت تک پہنچ کر منبر سے اترے اور سجدہ ادا کیا اور آپ کے ساتھ ہی اور سب حاضرین نے بھی سجدہ کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے اسی سورت ''ص'' کی تلاوت فرمائی جب آیت سجدہ تک پہنچے تو لوگوں نے سجدہ کی تیاری کی آپ نے فرمایا یہ تو ایک نبی کی توبہ کا سجدہ تھا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہو چنانچہ آپ اترے اور سجدہ کیا۔ (ج ۳ ص ۱۵۸ ابن کثیر)

مثال نمبر ۹:

رسول پاک ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک ایسا مرد ہے جس کی سفارش سے اللہ تعالیٰ میری امت کے اس قدر گنہگاروں کو قیامت کے دن بخش دے گا جس قدر قبیلہ مضر اور قبیلہ ربیعہ کی بھیڑوں کے بال ہیں آپ کے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے اور کہاں رہتا ہے آپ نے فرمایا اس کا نام اویس ہے اور یمن کے علاقہ قرن کا رہنے والا ہے حضور نے فرمایا میں نے اس کو باطنی آنکھوں سے دیکھا ہے صحابہ نے عرض کی آپ کا ایسا دوست حاضر خدمت کیوں نہ ہوا آپ نے فرمایا دو

وجوہات کی بنا پر غلبہ حال اور تعظیم شریعت اس کی والدہ ضعیف نابینا اور مومنہ ہے وہ شتر بانی کر کے اس کی خدمت کرتا ہے صحابہ نے سوال کیا کیا ہم ان کی زیارت کر سکتے ہیں فرمایا نہیں البتہ فاروق اعظم اور علی المرتضیٰ اس کو دیکھیں گے اس کے بائیں ہاتھ اور پہلو پر ایک درہم کے برابر سفید داغ ہے لیکن وہ برص کا داغ نہیں جب تم اس سے ملو تو میرا اسلام کہنا اور میری امت کے حق میں دعا کی التماس کرنا۔

جب نبی اکرم ﷺ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو صحابہ نے عرض کی آپ کا جبہ کس کو دیا جائے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو چنانچہ حضرت فاروق اعظم کے دورِ خلافت میں نبی کریم کا جبہ لئے حضرت عمر و علی المرتضیٰ کوفہ تشریف لائے اور حضرت اویس کا لوگوں سے پتہ معلوم کیا ایک شخص نے کہا ایک دیوانہ سا شتر بان ہے جو آبادی میں نہیں آتا حضرت علیؓ و عمر اس کے بتائے ہوئے پتہ پر تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت اویس نماز میں مشغول ہیں۔ حضرات کے پاؤں کی آہٹ کو سن کر نماز کو تاہ کر دی اور سلام کیا ان دونوں حضرات نے سلام کا جواب دے کر نام پوچھا انہوں نے کہا عبداللہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا ہم سب عبداللہ ہیں یعنی خدا کے بندے اپنا خاص نام بتاؤ آپ نے جواب دیا ''اویس'' حضرت فاروق اعظم نے فرمایا اپنا ہاتھ دکھاؤ انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دکھایا نبی کریم کا ارشاد کردہ نشان نظر آیا فرمایا نبی کریم نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنا جبہ آپ کو ارسال کیا ہے اور وصیت فرمائی ہے کہ میری امت کے لئے دعا کریں آپ نے فرمایا اے عمر تم مجھ سے بہتر دعا کر سکتے ہو حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں بھی یہی کام کرتا ہوں آپ حضور کی وصیت پر عمل کریں اویس نے کہا اے عمر شاید کوئی اور اویس ہو جس کو وصیت کی گئی ہو فاروق اعظم نے فرمایا نہیں حضور نے آپ ہی کا نشان دیا ہے جو نشان انہوں نے دیا وہ آپ میں موجود ہے اس کے بعد حضرت اویس نے کہا اچھا حضور نبی کریم ﷺ کا جبہ لاؤ تا کہ میں دعا کروں انہوں نے جبہ دیا آپ نے اسے لے کر ذرا دور جا کر ''سجدے'' میں جا

کرعرض کی الٰہی یہ تیرے محبوب کا جبہ میں اس وقت تک نہیں پہنوں گا جب تک تو نبی کریم کی ساری امت کو نہ بخشدے آواز آئی چند آدمیوں کو بخش دیا عرض کی میں سب کو بخشوانا چاہتا ہوں اس قیل وقال میں جب سفارش کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی تو حضرت عمر و علی تشریف لے آئے حضرت اویس نے ان کو دیکھ کر فرمایا کاش آپ لوگ ذرا اور صبر کرتے تو میں ساری امت بخشوا لیتا بعد ازاں آپ نے وہ جبہ پہن لیا اور فرمایا خدا نے میری دعا کے نتیجے میں قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑوں کے بالوں کی تعداد کے برابر امت محمدیہ کو بخش دیا ہے (ص۱۹ تذکرۃ الاولیاء)

ایک مرتبہ حضرت اویس قرنی نے فرمایا میں زمین پر خدا کی عبادت ایسی کروں گا جیسے آسمان پر خدا کے فرشتے عبادت کرتے ہیں جب رات آئی تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا آج کی رات قیام کی رات ہے پھر صبح تک قیام میں رہے دوسری رات فرمایا آج کی رات رکوع کی رات ہے یہ کہہ کر آپ نے ساری رات رکوع میں گزار دی پھر تیسری رات آئی تو فرمایا آج کی رات سجدے کی رات ہے یہ کہہ کر آپ نے صبح تک۔سجدہ کیا (ج ۳ ص ۱۷۵ ابن عساکر)

بعض لوگوں نے کہا اے اویس آپ اتنی بڑی بڑی راتیں ایک ہی حالت میں گزار دیتے ہیں فرمایا راتیں بڑی بڑی کہاں ہیں اے کاش ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی تو اسے میں ایک ہی "سجدے" میں گزار دیتا اور اس سجدے میں میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتا۔ (ص۴۹ سبع سنابل)

فائدہ نمبر ۱۱:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"کل عبد یبعث علی مامات علیه" ہر آدمی جس حال میں مرے گا اسی حال میں قیامت کے روز اٹھایا جائے گا لہٰذا اگر کوئی سجدہ کی حالت میں مرجائے تو وہ قیامت کے روز اس حال میں اٹھے گا کہ اس کا سر سجدے میں ہوگا۔

مثال: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا میرے دوست جبریل امین ابھی مجھے مل کر گئے انہوں نے کہا اے محمد قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے نے ایک پہاڑ پر پانچ سو سال تک خدا کی عبادت کی اس پہاڑ کا طول وعرض تیس تیس گز تھا اور وہ ایک سمندر میں تھا اور اس جزیرہ کے چاروں طرف چار چار فرسخ سمندر تھا خدا تعالیٰ نے اس کے لئے ایک انگلی کے عرض کے برابر میٹھے پانی کا چشمہ جاری فرمایا تھا وہ پانی پہاڑ کے نیچے جمع ہو جاتا جہاں سے یہ عابد پی لیتا تھا اور اس پہاڑ پر ایک انار کا درخت تھا جو ہر رات اس عابد کے لئے ایک انار دیتا تھا یہ عابد سارا دن عبادت کرتا شام کو اتر کر پانی سے وضو کرتا اور انار کھا لیتا پھر خدا کی عبادت میں مصروف ہو جاتا جب موت کا وقت قریب ہوا اس عابد نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ میری روح سجدے کی حالت میں قبض کی جائے اور زمین یا کوئی دوسری چیز میرے جسم کو نہ کھائے تا کہ قیامت کے روز سجدے کی حالت میں میرا حشر ہو خدا تعالیٰ نے اسکی دعا قبول فرمائی اور اب میں آتے جاتے اس کو اسی سجدے کی حالت میں دیکھتا ہوں اور یہ بندہ قیامت کے روز خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اللہ فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت سے داخل جنت کر دو وہ عرض کریگا نہیں بلکہ میرے عمل سے اللہ فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو، وہ عرض کرے گا بلکہ میرے عمل سے اللہ فرمائے گا میرے بندے کی عبادت اور میری اس پر نعمتوں کا موازنہ کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ صرف آنکھ کی نعمت پانچ سو سالہ عبادت سے بڑھ جائے گی اور جسم کی باقی نعمتیں اس آنکھ کے علاوہ باقی رہ جائیں گی اللہ فرمائے گا میرے بندے کو دوزخ میں داخل کر دو اسے دوزخ کی طرف کھینچا جائے گا وہ عرض کرے گا مجھے اپنی رحمت سے داخل جنت کر دے خدا فرمائے گا اسے واپس لے آؤ اسے خدا کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا خدا فرمائے گا اے میرے

بندے تو کوئی قابل ذکر شے نہ تھا پھر تجھے کس نے پیدا کیا عرض کرے گا یا اللہ تو نے پیدا کیا خدا فرمائے گا تجھے پانچ سو سال تک عبادت کرنے کی توفیق کس نے دی عرض کرے گا تو نے خدا فرمائے گا اس جزیرہ پر تجھے قیام کس نے دیا میٹھے پانی کا چشمہ اور انار کس نے پیدا کیا سجدے میں تیری روح قبض کرنے کی دعا کس نے قبول کی عرض کرے گا تو نے یہ سب میری رحمت سے فرشتوں اس کو میری رحمت سے داخل جنت کردو۔ (ج ۴ص ۱۵۰ شعب الایمان)

فائدہ نمبر ۱۲:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان العبد اذا سجد لله سجدة طهر الله موضع سجوده الى سبع ارضين

(ص ۵۰۰ طبرانی اوسط)

جب بندہ اللہ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سجدے کی جگہ کو ساتویں زمین تک پاک فرما دیتا ہے۔

ب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں جہاں چاہتے نماز پڑھ لیتے تھے ایک دن حضرت عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ بعض اوقات آپ ایسی جگہ نماز پڑھ لیتے ہیں جہاں کوئی حائضہ عورت گزری ہوتی ہے اگر آپ گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ مخصوص فرمالیں تو بہتر ہے فرمایا اے عائشہ بڑے تعجب کی بات ہے کیا تو نہیں جانتی کہ مومن کی سجدہ گاہ ساتویں زمین تک پاک کردی جاتی ہے۔

(ج ۹ص ۳۱۳ طبرانی اوسط)

فائدہ نمبر ۱۳:

فرشتوں سے مشابہت (۱) حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما فی السموات السبع موضع قدم ولا شبر ولا کف الافیه ملك قائم او

ملک راکع اوملک ساجد فاذا کان یوم القیامۃ قالوا جمیعا سبحانک ما عبد ناک حق عبادتک الا انا لم نشرک بک شیئا (ص۳۴۵ طبرانی اوسط)

ساتوں آسمان میں ایک قدم اور ایک بالشت اور ایک ہتھیلی بھر جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجدے میں نہ ہو جب قیامت کا دن ہوگا یہ سارے فرشتے کہیں گے یا اللہ تو پاک ہے ہم نے عبادت کرنے کا حق ادا نہ کیا صرف یہ کہ ہم نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

(ب): معراج کی رات حضور علیہ السلام نے پہلے آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ قیام کی حالت میں ہیں اور یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ "سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"

حضور فرماتے ہیں میں نے جبریل سے پوچھا کہ ان فرشتوں کی یہی عبادت ہے جبریل نے عرض کی جب سے آسمان پیدا ہوا ان فرشتوں کی یہی عبادت ہے اور قیامت تک اسی عبادت میں مشغول رہیں گے آپ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کی امت کو یہ عبادت عطا فرمائے حضور نے خدا کی بارگاہ میں درخواست کی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے نماز میں آپ کی امت پر قیام فرض کیا۔ (ص۱۳۳ معارج)

پھر نبی کریم نے دوسرے آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ صف بستہ رکوع کی حالت میں یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

"سبحان الوارث الواسع سبحان الذی یدرک الابصار سبحان العظیم العلیم"

اور یہ فرشتے جب سے پیدا ہوئے ہیں اسی طرح رکوع کی حالت میں ہیں حضور نے جبریل سے پوچھا کیا ان فرشتوں کی یہی عبادت ہے عرض کی ہاں یا رسول اللہ اس آسمان کے فرشتوں کی یہی عبادت ہے آپ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کی امت

کو یہ عبادت عطا فرمائے حضور نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی خدا نے نماز میں رکوع فرض فرما دیا۔ (ص۱۳۷ معارج)

بعد ازاں آپ نے تیسرے آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ سجدے کی حالت میں خدا کی عبادت میں مشغول ہیں نبی کریم نے ان کو سلام کیا انہوں نے سر اٹھا کر آپ کے سلام کا جواب دیا اور پھر دوبارہ سجدے میں چلے گئے ان کی تسبیح یہ تھی۔

سبحان الخالق العليم سبحانَ الذى لا مقر ولا ملجأ الا اليه سبحان العلى الاعلى

آپ نے جبریل سے پوچھا کہ اس آسمان کے فرشتوں کی یہی عبادت ہے اس نے عرض کی ہاں آپ بھی خدا سے التجا کریں خدا آپ کی امت کو یہ عبادت عطا فرمائے آپ نے دعا مانگی خدا تعالیٰ نے آپ کی امت پر ہر رکعت میں دو سجدے فرض کر دئے اس واسطے کہ ان فرشتوں نے آپ کے سلام کا جواب دینے کے لئے سجدے سے سر اٹھایا اور پھر دوبارہ سجدے میں چلے گئے (ص۱۳۸ معارج)

ان دو روایات سے معلوم ہوا کہ آسمان پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے سجدے کی حالت میں مصروف عبادت ہیں اور خدا نے ہمیں بھی نماز میں سجدے کا حکم دیا تا کہ فرشتوں سے مشابہت حاصل ہو جائے اور "من تشبه بقوم فهو منهم" لہٰذا کوئی تعجب نہیں کہ سجدہ کرنے والوں کا حشر فرشتوں کے جھرمٹ میں کر دیا جائے۔

سجدے کی ابتداء:

عالم انوار میں سجدے کی ابتدا ہمارے نبی کریم کے نوری وجود سے ہوئی چنانچہ امام غزالی نے دقائق الاخبار میں لکھا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک درخت پیدا کیا جس کا نام شجرۃ الیقین رکھا اس پر حضور علیہ السلام کے نور کو شکل طاؤس میں رکھا اس نور نے ستر ہزار سال تک خدا کی تسبیح کہی

بعدازاں حیا کا آئینہ بنا کر حضور کے نوری وجود کے سامنے رکھا تو حضور کے نوری وجود کو حیاء آ گئی اور آپ کے نور نے عالم انوار میں پانچ سجدے کئے جو بعد میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض ہوئے پھر خدا نے اس نور کی طرف دیکھا تو وہ پسینہ پسینہ ہوگیاومن عرق راسه خلقة الملائكة

ومن عرق وجهه خلق العرش والكرسي واللوح والقلم والشمس والقمر والنجوم وما في السماء

اور سر کے پسینہ سے فرشتے پیدا کئے گئے اور چہرے کے پسینہ سے عرش و کرسی لوح وقلم سورج چاند ستارے اور آسمان کی چیزیں پیدا کی گئیں یہ جو مہر و ماہ پہ اطلاق آتا نور کا بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا۔

ومن عرق صدره خلق الانبياء والرسل و العلماء والشهدا والصُّلحاء۔

ترجمہ: اور سینے کے پسینے سے انبیاء ورسل علماء شہدا اور نیک لوگ پیدا ہو گئے۔

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا پھر اس نور کو شکل مصطفےٰ میں ایک نوارانی قندیل میں رکھا تمام روحوں نے اس کے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح کی پھر خدا تعالیٰ نے تمام روحوں کو حکم دیا کہ اس نور کو دیکھو

جس نے سر کو دیکھا وہ خلیفہ اور سلطان ہوا
جس نے پیشانی کو دیکھا وہ امیر عادل ہوا
جس نے کانوں کو دیکھا صاحب اقبال ہوا
جس نے آنکھوں کو دیکھا حافظ قرآن ہوا
جس نے رخساروں کو دیکھا وہ سخی اور عاقل ہوا
جس نے ناک کو دیکھا طبیب وعطار ہوا

جس نے ہونٹوں کو دیکھا خوبصورت ہوا
جس نے منہ کو دیکھا روزہ دار ہوا
جس نے زبان کو دیکھا بادشاہ کا قاصد ہوا
جس نے خلق کو دیکھا واعظ ہوا
جس نے داڑھی کو دیکھا مجاہد ہوا
جس نے گردن کو دیکھا تاجر ہوا
جس نے بازو کو دیکھا تیغ زن نیزہ باز ہوا
جس نے سینہ کو دیکھا عالم مجتہد ہوا
جس نے شکم کو دیکھا قانع وزاھد ہوا
جس نے زانوں کو دیکھا راکع ساجد ہوا
جس نے پاؤں کو دیکھا شکاری ہوا؟

جو گدا دیکھ لے جاتا ہے توڑا نور کا — نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا — نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

عالم ارواح میں سجدہ:

خواجہ عثمان ھارونی کے ملفوظات میں ہے کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی نے فرمایا جس روز الست بربکم کی ندا کی گئی تھی تو اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک جگہ جمع تھیں جونہی پردہ غیب سے یہ نداء آئی تمام روحوں کے چار گروہ ہو گئے پہلے گروہ نے آواز سنتے ہی سجدہ کیا اور زبان اور دل سے بلیٰ کہا یہ انبیاء اولیا اور مومنین کا گروہ تھا دوسرا گروہ بھی فوراً سجدے میں جھکا اور زبان سے بلیٰ کہا مگر دل سے نہیں یہ وہ لوگ تھے جو دنیا میں مسلمان تھے لیکن مرتے وقت بے ایمان ہو کر مرے معاذ اللہ تیسرے گروہ نے بھی فوراً سجدہ کیا دل سے بلیٰ کہا مگر زبان سے نہیں یہ وہ لوگ تھے جو کافروں کے گھروں میں پیدا ہوئے ساری عمر کافر رہے لیکن مرتے وقت

کلمہ نصیب ہوا اور دنیا سے مسلمان ہو کر گئے چوتھے گروہ نے بھی سجدہ کیا لیکن نہ زبان سے بلیٰ کہا اور نہ دل سے یہ وہ لوگ تھے جو کافروں کے گھروں میں پیدا ہوئے دنیا میں کافر ہو کر زندہ رہے اور کفر پر ہی انکا خاتمہ ہوا (ص۱۱۹ انیس الارواح)

چونکہ تمام انسانی روحوں نے سجدہ کیا لہٰذا انسان کو یہ شرف ملا کہ کھانا اس کے منہ تک ہے بخلاف جانوروں کے کہ وہ کھانے تک منہ لے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ا:

آخرت میں سجدہ:

عن ابی درداء قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا اول من یؤذن له بالسجود یوم القیامة و انا اول من یؤذن له ان یرفع رأسه فانظر الی ما بین یدی فاعرف امتی من بین الامم و من خلفی مثل ذالك و عن یمینی مثل ذالك و عن شمالی مثل ذالك فقال رجل یا رسول اللّٰه کیف تعرف امتك من بین الامم فیما بین نوح الی امتك قال هم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذالك غیر هم و اعرفهم انهم یؤتون کُتُبَهُمْ بایمانهم واعرفهم تسعی بین ایدیهم ذریتهم (ص۷۹ مشکوٰۃ)

حضرت ابو درداء سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور پھر پہلا شخص میں ہوں گا جس کو سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت ہو گی پس میں اپنے آگے خلق کا ایک ہجوم دیکھوں گا اور ان میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا پھر اپنے پیچھے اسی قسم کا گروہ دیکھوں گا اور اپنی امت کو ان میں سے پہچان لوں گا اور اپنے دائیں اور بائیں سے بھی اسی کی مانند اپنی امت کو پہچان لوں گا ایک شخص نے عرض کی ان امتوں میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے جبکہ حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے

کر آپ کی امت تک سب امتیں موجود ہوں گی آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ ہوں گے اور سوائے اس کے اور کوئی امت ایسی نہ ہوگی اور ان کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوگا اور اس طرح شناخت کرلوں گا کہ ان کی چھوٹی اولاد ان کے آگے دوڑتی ہوگی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ

ا: قیامت کے دن سب سے پہلے خدا کی بارگاہ میں نبی کریم سجدہ کریں گے۔

ب: آپ کی امت کی خصوصی علامات ہوں گی جو کسی دوسری امت کی نہ ہوں گی۔

ج: امت مصطفیٰ ﷺ کے اعضائے وضو چمکدار ہوں گے ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوگا ان کی امت کے وہ بچے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں ان کے آگے آگے دوڑ رہے ہوں گے۔

د: وضو اچھی طرح کامل طریقے سے کرنا چاہئے تا کہ قیامت کے روز اس کا اثر بہترین مرتب ہو۔

ب: حدیث نمبر۲:

آخرت میں سجدہ:

الحديث الثلاثون، قال صلى الله عليه وسلم انى القائم انتظر امتى تعبر اذاجاء عيسى عليه السلام، قال فقال هذه الانبياء قدجاء تك يا محمد يسالون، اوقال يجتمعون اليك تدعوالله ان يفرق بين جمع الامم الى حيث يشاء لعظم ما هم فيه فالخلق ملجمون فى العرق، فأما المومن فهو عليه كالزكمة، واما الكافر فيغشاه الموت قال يا عيسى انتظر حتى ارجع اليك۔ قال وذهب نبى الله صلى الله عليه وسلم مقام تحت العرش فلقى مالم يلق ملك مصطفى ولا نبى

مرسل، فاوحی اللّٰہ الی جبریل علیہ السلام ان اذھب الی محمد فقل له ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع۔ قال فشفعت فی أمتی ان اخرج من کل تسعة و تسعین انسانا واحدا قال فما زلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی أعطانی اللّٰہ من ذلك أن قال ادخل من امتك من خلق اللّٰہ من شهد ان لااله الا اللّٰہ یومًا واحد مخلصا ومات علی ذالك رواه احمد ورواته محتج بهم فی الصحیح عن انس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن پل صراط کے قریب کھڑا ہو کر اپنی امت کے پل پر سے گزرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ سبھی انبیاء علیہم السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ سے ایک درخواست کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تمام امم کو اپنے اپنے ٹھکانوں تک پہنچائے اور اس میدان کے شدائد و مصائب سے ان کو خلاصی دے۔ وہ سبھی اپنے اپنے پسینہ میں غرق ہو رہے ہیں اور پسینہ ان کے مونہوں تک پہنچا ہوا ہے۔ مومن پر تو میدان محشر میں زکام کی سی حالت طاری ہوگی مگر کافر پر موت کا سا عالم ہوگا۔

آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے آپ یہیں ٹھہریں تا آنکہ میں واپس آپ کے پاس پہنچوں سرور کائنات علیہ افضل الصلوت بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔ عرش عظمت کے نیچے کھڑے ہوں گے اور اس قرب و دنو سے نوازے جائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو حاصل ہوگا اور نہ ہی نبی مرسل کو اور اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کا شکر بجالاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ محمد کریم علیہ السلام کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو اپنا سر بلند

کیجئے۔ جو مانگو آپ کو دیا جائے گا جس کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی چنانچہ مجھے امت میں شفاعت کا حق دیا جائے گا اور (پہلی دفعہ) اور ہر ننانوے افراد میں سے ایک فرد کو جہنم کی دہکتی آگ سے نکال کر جنت میں لے جانے کا اختیار دیا جائے گا (ان کو نکال کر پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دوں گا اور حسب سابق عرض کروں گا) اور یہ سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ اختیار عطا فرمائے گا کہ جا کر ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو جس نے زندگی بھر ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے لاالہ الا اللہ کی شہادت دی ہو اور اسی پر فوت ہوا ہو۔ (رواہ احمد)

ج: حدیث نمبر۳:

الحديث الحادی والثلاثون قال صلی اللّٰه علیه وسلم یدخل من اهل هذہ القلبة النار من لایحصی عددهم الا اللّٰه بما عصوا اللّٰه واجترءوا علی معصیته و خالفوا طاعته فیؤذن لی فی الشفاعة فأثنی علی اللّٰه ساجدا کما اثنی علیه قائما فیقال لی ارفع راسك وسل تعطه واشفع تشفع رواه الطبرانی فی الکبیر والصغیر باسناد حسن عن عبد اللّٰه بن عمر و بن العاص۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسالت پناہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل قبلہ اور اہل اسلام میں سے بے شمار لوگ عصیان وطغیان اور ارتکاب معاصی وسیئات کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے۔

مجھے ان کی شفاعت کا اذن دیا جائے گا میں سجدہ ریز ہو کر اللہ رب العزت کی حمد و ثنا بجالاؤں گا جیسے کہ کھڑا ہو کر اس کی حمد و ثنا بجالاؤں گا۔ مجھے حکم دیا جائے گا کہ اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاؤ جو چاہو مانگو تمہیں دیتے ہیں اور جس کی شفاعت کرنا چاہتے ہو کرو تمہاری شفاعت قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی کبیر و صغیر)

حدیث نمبر۴:

الحدیث الثالث والثلاثون۔ قال صلی اللّٰه علیه وسلم ان لکل نبی

یوم القیامة منبرا من نورواني لعلي اطولها وانورها، فیجیء منادینادی این النبی الامی ؟ قال فتقول الانبیاء: کلنا نبی امی فالی این ارسل فیرجع الثانیة فیقول این النبی الامی العربی ؟ قال فینزل محمد صلی اللّٰه علیه وسلم حتی یاتی باب الجنة فیقرعه، فیقال من؟ فیقول: محمد واحد فیقال اوقد ارسل الیه، فیقول نعم، فیفتح له فیدخل فیتجلی له الرب تبارك و تعالیٰ ولا یتجلی لنبی قبله فیخر لله ساجدا ویحمد بمحامدلم یحمده بها احد ممن کان قبله ولا یحمده بها احد ممن کان بعده فیقال له یا محمد ارفع راسك تکلم تسمع، اشفع تشفع رواه ابن حبان فی صحیحه عن انس بن مالك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن ہر نبی کے لیے نورانی منبر ہوگا اور میں بہت بڑے اونچے اور نورانی منبر پر ہوں گا۔ ایک نداء دینے والا نداء دے گا کہ نبی امی کہاں ہیں؟ سب انبیاء علیہم السلام کہیں گے ہم سب امی نبی ہیں تجھے کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ وہ دوبارہ لوٹ کر آئے گا اور کہے گا نبی امی عربی کہاں ہیں؟ اس کے پکارنے اور بلانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتریں گے اور جنت کے دروازے پر آکر اسے کھٹکھٹائیں گے۔ پوچھا جائے گا کون ہیں کھٹکھٹانے والے؟ تو آپ فرمائیں گے میں محمد احمد ہوں۔ پوچھا جائے گا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ آپ فرمائیں گے ہاں! چنانچہ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ آپ اندر داخل ہوں گے۔ اللہ رب العزت آپ کے سامنے آشکارا ہوگا اور آپ سے پہلے کسی کے لیے بھی آشکارا نہیں ہوگا۔ آپ اس کی تجلی ذات کا مشاہدہ کرتے ہی سجدہ ریز ہوں گے اور ایسے کلمات طیبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائیں گے جن کے ساتھ نہ پہلے کسی نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی ہوگی اور نہ بعدازاں کوئی کرے گا آپ سے کہا جائے گا اے محمد سر کو بلند کرو، جو کہو گے ہم سنیں گے۔ جس

کی شفاعت کرو گے۔ ہم قبول کریں گے۔ (صحیح ابن حبان) (ج ۸ص ۱۲۷)

حدیث نمبر ۵:

الحدیث الرابع و الثلاثون، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر و بیدی الراء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سزاہ الاتحت لوائی وانا اوّل من تنشق عنہ الارض ولا فخر قال فیفزع الناس ثلاث فزعات فیأتون، ادم فذکرالحدیث الی ان قال فیأتونی فانطلق معھم قلا ابن جدعان قال انس فکانی انظر علی رسول اللّٰہ لی اللّٰہ علیہ وسلم قال: فآخذ بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقعھا، فیقال من ھذا؟ فیقال محمد فیفتحون لی و یرحبون، فیقولون مرحبا، فاخر ساجدا فیلھمنی اللّٰہ من الثناء والحمد فیقال لی ارفع رَاسك سل تعطہ وشفع تشفع و قل یسمع لقولك وھو المقام المحمود الذی قال اللّٰہ (عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا) رواہ الترمذی عن ابی سعید۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن (تمام نسلِ انسانی اور) اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ اعلان بطور فخر نہیں کر رہا ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور یہ اظہار از روئے فخر و ناز نہیں ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے بعد تشریف لانے والے تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس پر سے حجاب قبر شق ہوگا اور یہ انکشاف از رہ غرور و تکبر نہیں ہے۔ لوگ تین مرتبہ خوف و ہراس کا شکار ہوں گے تب طلب شفاعت کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ (تفصیلاً حدیث بیان کرتے ہوئے آخر میں یوں فرمایا کہ بعدازاں) میرے پاس حاضر ہوں گے میں شفاعت و سفارش کے لیے ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن

جدعان فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں رسول کریم ﷺ کو ابھی دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ فرما رہے تھے کہ میں جنت کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر ہلاؤں گا۔ دربان دریافت کرے گا کون؟ میں کہوں گا محمد۔ خازن اور دربان و خدام فوراً بابِ جنت کھولیں گے اور مجھے خوس آمدید اور مرحبا صد مرحبا کہیں گے۔ میں فوراً ذات کبیریاء کی تعظیم و تکریم بجالاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے حمد و ثناء (مخصوص کلمات طیبات) الہام فرمائے گا۔ پھر مجھے حکم دیا جائے گا۔ اے محمد اپنے سر کو بلند کرو، جو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ جس کی شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ جو چاہو کہو تمہاری بات پوری توجہ سے سنی جائے گی۔ یہ ہے وہ مقام محمود جس کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے۔ (ترمذی شریف)

”روح بھی سجدہ کرتی ہے“

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب ولی کی موت کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ حضرت ملک الموت سے فرماتا ہے میرے دوست کے پاس جا اسے میرے پاس لے آ میں نے اسے راحت اور تکلیف میں آزما کر دیکھ لیا ہے وہ ہر حال میں مجھ سے محبت کرنے والا ہے اسے میری بارگاہ میں لے آؤ میں اسے دنیاوی غموں اور پریشانیوں سے راحت دینا چاہتا ہوں ملک الموت پانچ سو فرشتوں کے ساتھ جاتا ہے ان کے پاس جنتی کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور ان کے ساتھ پھولوں کی ایک شاخ ہوتی ہے جس کے بیس رنگ ہوتے ہیں اور ہر رنگ سے الگ الگ خوشبو آتی ہے اور ان کے ساتھ سفید ریشم ہوتا ہے اور اس میں کستوری کی خوشبو ہوتی ہے ملک الموت آ کر ولی کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور تمام فرشتے اپنا ہاتھ اس وفات پانے والے کے کسی عضو پر رکھ دیتے ہیں اور وہ سفید ریشم اور کستوری اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ دیتے ہیں اس ولی کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا

جاتا ہے وہ جنت میں کبھی اپنی بیویوں کو کبھی اپنی لباس کو اور کبھی جنتی پھلوں کو دیکھتا ہے اور اسے اس طرح بہلایا جاتا ہے جس طرح بچے کو بہلایا جاتا ہے اس کے گھر والوں کی طرف سے جبکہ وہ رو رہا ہوتا ہے اور اس کی جنتی بیویاں خوشی کا اظہار کرتی ہیں اور ملک الموت کہتا ہے اے پاکیزہ روح نکل آ یا بغیر کانٹوں والی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانی کی طرف اور ملک الموت اس پر اس طرح لطف و کرم کرتا ہے جس طرح ماں بچے پر نظر کرم کرتی ہے کیونکہ وہ جان لیتا ہے کہ یہ روح خدا تعالیٰ کی بڑی محبوب ہے اور ملک الموت اس روح پر نرمی اس لئے کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جائے اس کی روح کو ملک الموت اس طرح نکالتا ہے جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے جب روح جسم سے باہر آ جاتی ہے تو فرشتے اس کے اردگرد ہو کر اس طرح سلام کرتے ہیں تم پر سلام ہو اپنے عملوں کی بنا پر جنت میں داخل ہو جا جب ملک الموت روح کو قبض کرتا ہے تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے بہتر بدلا دے تو مجھے اطاعت خدا کی طرف جلدی لے جاتا تھا اور اس کی نافرمانی سے بچاتا تھا آج تجھے مبارک ہو میں بھی نجات پا گئی اور تو بھی نجات گیا اور ایسا ہی کلام جسم روح سے کرتا ہے پھر زمین کا وہ حصہ اس وفات پانے والے ولی پر روتا ہی جس پر وہ خدا کی اطاعت کرتا رہا ہو اور آسمان کا وہ دروازہ بھی روتا ہے جس سے اس کا عمل آسمان پر چڑھتا تھا اور اس کا رزق نازل ہوتا تھا اور یہ رونے کا سلسلہ چالیس روز تک جاری رہتا ہے جب جسم سے روح نکل جاتی ہے تو پانچ سو فرشتے اس کے قریب کھڑے ہو جاتے ہیں جب لوگ غسل دیتے ہوئے اس وفات پانے والے کے پہلو کو بدلتے ہیں تو ان سے پہلے فرشتے اس کا پہلو بدلتے ہیں اور لوگوں سے پہلے فرشتے اسے کفن پہنا دیتے ہیں خوشبو لگا دیتے ہیں اور اس کے گھر کے دروازے سے لے کر قبر تک فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی دو قطاریں ہوتی ہیں اور استغفار سے اس کی روح کا استقبال کرتے ہیں اور اس موقع پر شیطان

واویلا کرتا ہے اور اپنے لشکر سے کہتا ہے تمھاری خرابی ہو یہ آدمی تمہارے مکر سے کیسے رہائی پا گیا وہ کہتے ہیں کہ یہ گناہ سے محفوظ تھا جب ملک الموت اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتا ہے تو جبریل امین۔

''ستر ہزار فرشتے'' ساتھ لے کر اس کا استقبال کرتے ہیں ہر فرشتہ اس کے رب کی طرف بشارت دیتا ہے جب ملک الموت عرش تک پہنچ جاتا ہے تو روح اپنے رب کی بارگاہ میں ''سجدہ'' کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ملک الموت سے فرماتا ہے اس بندے کی روح کو لے جاؤ اور اس کو بغیر کانٹوں والی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانی کی طرف رکھدو پھر جب اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے دائیں طرف نماز بائیں طرف روزہ اور قرآن اور ذکر سر کی طرف سے آ جاتا ہے اور نماز کے لئے پیدل مسجد کی طرف چلنا پاؤں کی طرف آ جاتا ہے اور اس کا صبر قبر کے ایک کونے میں آ جاتا ہے پھر عذاب اس میت کے قریب آتا ہے تو چاروں طرف کے اعمال اسے قریب نہیں آنے دیتے خدا کی اطاعت کی بنا پر وہ ولی عذاب سے محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے باہر نکل جاتا ہے اب صبر ان اعمال سے کہتا ہے میں تمہاری وجہ سے آگے نہیں بڑھا اگر تم عاجز ہو جاتے تو میں اس ولی کی مدد کرتا اب میں پلصراط پر اس کے کام آؤں گا میزان پر کام آؤں گا پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے انکی آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں اور ان کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے اور ان کے دانت سینگوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان کے سانس شعلے کی طرح ہوتے ہیں اور ان کے بال کندھوں پر ہوتے ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں سے رحمت اور رأفت نکال دی جاتی ہے صرف مومنوں پر مہربان ہوتے ہیں ان کو منکر نکیر کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتی ہے اگر تمام جن وانس مل کر بھی اسے اٹھانا چاہیں تو اٹھا نہ سکیں وہ آ کر وفات پانے والے کو قبر میں بٹھاتے ہیں اور کفن اس کی کمر تک اتر

جاتا ہے وہ پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے دین کیا ور نبی کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ میرا نبی ہے اور خاتم النبین ہے وہ دونوں کہتے ہیں تو نے سچ کہا پھر وہ دونوں اس کی قبر کو آگے پیچھے دائیں بائیں سرہانے اور پاؤں کی طرف سے وسیع کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں اپنے اوپر دیکھو وہ دیکھتا ہے پس اس کو جنت نظر آتی ہے وہ کہتے ہیں اے اللہ کے ولی تو نے خدا کی اطاعت کی اس کی بنا پر یہ جنت تیرا ٹھکانا نبی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں پھر کہا جاتا ہے اپنے نیچے دیکھو وہ دیکھتا ہے تو اسے دوزخ نظر آتی ہی وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے ولی تو نے اس سے نجات پائی وہ پھر بہت خوش ہوتا ہے پھر اس کی قبر میں جنت کی طرف ستتر دروازے کھول دیے جاتے ہیں جن سے اس کی قبر میں ہوا اور ٹھنڈک آتی رہتی ہے اور یہ راحت وہ حشر تک محسوس کرتا رہے گا۔

(ص۲۳ شرح الصدور)

''ساری مخلوق سجدہ کرتی ہے''

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَىٰ ان اللّٰہ یسجدلہ مِن فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدو آب و کثیر من الناس ...... آیۃ سجدہ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں سورج چاند ستارے پہاڑ درخت چوپائے اور بہت سے انسان ہیں اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں۔

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عباس نے حضور کی بارگاہ میں عرض کی آپ کی نبوت کی وہ نشانی جس وجہ سے یہی اسلام میں داخل ہوا ہوں یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ جھولے میں تھے چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ چاند کو جس طرف اشارہ

کرتے تھے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا فرمایا میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے کلام کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے منع کرتا تھا اور جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا تو میں اس کی آواز کو سنتا تھا۔ (ج ۲ صفحہ ۲۶۶ البدایہ والنھایہ)

یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا　　کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لئے

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا　　چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام سے خطاب فرمایا کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں حضور نے فرمایا یہ سورج چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ اپنی قرارگاہ تک پہنچ جاتا ہے جو کہ عرش کے نیچے مقرر ہے وہاں یہ سجدے میں پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ اُس کو کہا جاتا ہے کہ سر اٹھا اور جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا پھر وہ مشرق میں طلوع ہوتا ہے اور چلتا رہتا ہے حتی کہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ جاتا ہے جو کہ عرش کے نیچے ہے پھر وہاں سجدے میں پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو کہا جاتا ہے سجدہ سے سر اٹھا اور جہاں سے آیا ہے وہیں واپس لوٹ جا پھر وہ لوٹ کر صبح کے وقت حسب دستور مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور اس بات کو لوگ نہیں سمجھتے اسلئے کہ ہر روز مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت آئے گا کہ وہ اپنی قرارگاہ میں پہنچے گا اور سجدے میں سر جھکا کر طلوع کی اجازت مانگے گا اس وقت اس کو کہا جائے گا کہ سجدے سے سر اٹھا اور مغرب سے طلوع ہو کر پھر اللہ کے حکم سے وہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر حضور نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کب ہوگا پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ مغرب سے سورج کا طلوع اس وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اور نہ کسی ایسے شخص کو توبہ فائدہ دے گی جس نے پہلے توبہ نہ کی ہوگی۔ (بخاری، مسلم شریف) (ج ۵ صفحہ ۱۵۲ مسند امام احمد)

"سجود شمس و قمر کی تحقیق"

جو لوگ جدید تعلیم کے دلدادہ ہیں اور مغربی تہذیب سے متاثر ہیں ان کو یہ مسئلہ سمجھنا بہت دشوار ہے کیونکہ ہر رات شام سے صبح تک سورج کا اپنی قرار گاہ میں سجدہ کرنا کس طرح تسلیم کیا جائے حالانکہ سورج جب ایک جگہ یا ایک ملک سے غروب ہوتا ہے تو دوسرے ملک میں طلوع ہوتا ہے۔ یہی حال چاند کا ہی رات کسی جگہ لمبی ہوتی ہے اور کسی جگہ تھوڑی ہوتی ہے بلغاریہ میں بعض اوقات شام کی شفق زائل ہونے سے پہلے صبح صادق ہو جاتی ہے غروب کے وقت شمس و قمر کچھ وقفہ کے لئے ٹھہرتے نہیں ورنہ تو کسی دوسرے ملک میں ان کے طلوع میں توقف ہو جائے اور یہ بات واضح ہے کہ شمس و قمر اپنے مقررہ راستے سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔ ہر آن اور ہر زمان وہ کسی نہ کسی ملک میں موجود رہتے ہیں اگر ایک ملک میں غائب ہیں تو دوسرے ملک میں ظاہر ہے۔

تحقیق یہ ہے کہ نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت بخشی ہے کہ وہ ایک وقت میں چند مقامات میں موجود ہو سکتے ہیں اور یہ ان کے غایت تقدس کے سبب ہوتا ہے چند امثلہ ملاحظہ فرمائیں۔

ا: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال تم کونسا عمل کرتے ہو کہ میں نے رات جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے پاؤں کی آہٹ کو سنا ہے۔ (ج ۳ ص ۲۸۵ المستدرک)

اس حدیث کے تین مطلب ہو سکتے ہیں:

ا۔ حضرت بلال اس وقت حضور کے ساتھ جنت میں نہ تھے حضور جنت میں تھے اور بلال نماز تہجد کے لئے حرم کعبہ میں آرہے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جنت میں رہ کر زمین سے حضرت بلال کے پاؤں کی آہٹ کو سنا اگر نبی بن کر اتنی دور سے بلال کے پاؤں کی آہٹ سن سکتے ہیں تو آپ گنبد خضریٰ میں تشریف فرما ہو کر ہم

پاکستانیوں کے درودوسلام کو بھی سن سکتے ہیں۔

۲۔ اگر قیامت کے بعد بلال کے چلنے کی آواز سننا مراد لیا جائے تو یہ پہلے سے بھی زیادہ کمال کا موجب ہے کہ آواز تو قیامت کے روز پیدا ہوگی اور حضور اس کو پہلے ہی سن رہے ہیں۔

۳۔ یا یوں کہو کہ بلال اس وقت زمین پر بھی تھے اور حضور کی غلامی کے طفیل جنت میں حضور کے آگے آگے بھی چل رہے تھے جب حضور کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ آن واحد میں دو مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں تو پھر ان کے آقا کی شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

ب: معراج کے واقعہ میں مذکور ہے کہ حضور فرماتے ہیں:

مَرَرْتُ بقبر موسٰی فاذا هو قائم يصلی فی قبره (مسلم شریف)

میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب سے گزرا میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور تمام انبیاء کا یہی حال ہے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے "الانبياء احياء فی قبورهم يصلون"

اس کے باوجود سب انبیاء کرام معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں موجود تھے کیونکہ حدیث شریف میں ہے قال جبريل صلی خلفك كل نبی بعثه الله عزوجل (ابن کثیر)

جبریل نے عرض کی حضور اللہ تعالیٰ کے ہر مبعوث فرمائے ہوئے نبی نے آپکے پیچھے نماز پڑھی لیکن جب حضور آسمانوں پر پہنچے تو ساتوں آسمانوں پر انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی امام شعرانی نے فوائد معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک فائدہ یہ ہے کہ:

" شهود الجسم الواحد فی مكانين فی آن واحد" (ج ۲ص ۳۶ الیواقیت والجواہر)

یعنی آن واحد میں جسم واحد کا دو جگہ حاضر ہونا۔

اس کے بعد امام شعرانی فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا موسیٰ

کو دیکھا ابراہیم کو دیکھا اور اپنے اس کلام میں اطلاق رکھا اور روح کی قید لگا کر یہ نہیں فرمایا کہ میں نے آدم کی روح کو دیکھا اور موسیٰ کی روح کو دیکھا۔

مسجد اقصیٰ کے بعد حضور آسمان پر جس موسیٰ کو دیکھا وہ بعینہ وہی تھے جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اے وہ شخص جو ایک جسم کے بیک وقت دو جگہ ہونے کا منکر ہے اس حدیث معراج پر تیرا ایمان کس طرح ہوگا؟ (ج ۲ ص ۳۶ الیواقیت والجواہر)

پس ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بھی موجود تھے مسجد اقصیٰ میں بھی اسی وقت موجود تھے اور اسی وقت آسمانوں میں بھی موجود تھے۔

ج: حضرت قرہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا نبی کریم نے اس شخص سے پوچھا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے کہا اللہ آپ سے اتنی محبت کرے جتنی میں اس سے محبت کرتا ہوں پھر نبی کریم نے اس کے بیٹے کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا صحابہ نے عرض کی وہ فوت ہو گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس کے باپ سے فرمایا:

اما تُحِبُّ ان لا تأتی باباً من ابواب الجنة الاوجدته ینتظرك

کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی داخل ہو تمہارا بیٹا اس دروازے پر پہلے سے موجود تمہارا انتظار کر رہا ہو۔ (ج ۳ ص ۴۳۶ مسند امام احمد)

ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ان الولد موجود فی کل باب من ابواب الجنة۔" (ج ۳ ص ۱۰۹ مرقات)

وہ بچہ جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا

د: علامہ محمود آلوسی بغدادی نے لکھا ہے:

ان جبریل علیه السلام مع ظهوره بین یدی النبی علیه الصلوٰة والسلام فی صورة دحیة الکلبی اوغیره لم یفارق سدرة المنتهیٰ

(۲۲ ص ۴۵، روح المعانی)

جبریل علیہ السلام جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے دحیہ کلبی وغیرہ کی صورت میں حاضر ہوتے تھے تو سدرۃ المنتھیٰ سے جدا نہ ہوتے تھے

معلوم ہوا جبریل امین آن واحد میں زمین پر بھی موجود ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ پر بھی موجود ہیں۔

ش: حضرت محمد بن الحضرمی مجذوب نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھانے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔

(ص۱۸۸ جمال الاولیاء)

ق: مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ شیخ محمد اشربینی کی اولاد کچھ تو مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ اولاد بلاد عجم میں اور کچھ بلاد ہند میں اور کچھ بلاد تکرار میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس ہو آتے اور ان کی ضروریات پوری فرما دیتے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے کہ وہ انہیں کے پاس قیام رکھتے ہیں۔ (ص۲۰۲ جمال الاولیاء)

ی: ناروے میں ایک مقام ایسا ہے کہ ۲۵ جون اور ۲۶ جون کی درمیانی رات وہاں ہوتی ہی نہیں اس دن وہاں سورج کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو اس شام دو سورج نظر آتے ہیں ایک غروب ہو رہا ہوتا ہے اور دوسرا طلوع ہو رہا ہوتا ہے پہلا جتنا غروب ہو جاتا ہے دوسرا اتنا ہی طلوع ہو جاتا ہے پہلا اگر ۴/۱ حصہ غروب ہوتا تو دوسرا ۴/۱ حصہ طلوع ہو جاتا ہے پہلا اگر ۴/۳ حصہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا ۴/۳ طلوع ہو جاتا ہے پہلا اگر ۲/۱ حصہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا ۲/۱ حصہ طلوع ہو جاتا ہے اگر پہلا مکمل غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا مکمل طلوع ہو جاتا ہے یعنی اس شام وہاں دو سورج نظر آتے ہیں دنیا کے بڑے بڑے ممالک سے لوگ بڑے بڑے کیمرے لے کر اس منظر کی تصویر کشی کے لئے وہاں موجود ہوتے ہیں۔

معلوم ہوا سورج آن واحد میں دو مقامات پر موجود ہو سکتا ہے یہی حال چاند کا

ہے لہٰذا سورج اور چاند اپنے مقر پر چلتے بھی رہتے ہیں اور خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز بھی ہوتے ہیں اور خدا کی تسبیح بھی بیان کرتے رہتے ہیں۔

نیز خدا کی قدرت سے یہ بات بعید نہیں کہ وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے آن واحد میں متعدد مقامات پر موجود ہونے کی صفت سے موصوف فرمادے۔

''فقہی مسائل''

پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔

اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہ لگا سکتا ہو تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی صرف ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔
رخسار یا تھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔

ہر رکعت میں دوبار سجدہ فرض ہے:

کسی نرم چیز مثلاً گھاس روئی قالین وغیرہ پر سجدہ کیا اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دب گئی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیرالی بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی کمانی اور گدّے پر پیشانی خوب نہیں دبی لہٰذا نماز نہ ہوگی ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیئے۔

جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھرائے جائیں کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ہوجائے گا۔

اگر کسی عذر مثلاً اژدھام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر اور بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔

اژدھام کی وجہ سے کسی کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ نماز میں اس کا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہیں یعنی دونوں اپنی اپنی نماز پڑھتے ہوں۔

اگر ایسی جگہ سجدہ کیا جو قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے نہ ہوا ورنہ ہوگیا۔

کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر پیشانی کا زیادہ حصّہ لگ گیا سجدہ ہوگیا ورنہ نہیں۔

(ماخوذ بہار شریعت)

''سجدہ سہو کا بیان''

واجبات نماز میں سے جب کوئی بھولے سے واجب رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا یونہی اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔

فرض ترک ہونے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوگی لہٰذا نماز دوبارہ پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ تسمیہ ثنا آمین تکبیرات انتقالات تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔

فرض و نوافل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہے

سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف پڑھے اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات اور درود شریف پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورہ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے بیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی کوئی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہئے یونہی اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔

فرض میں قعدہ اُولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے

قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا "اللهم صلی علی محمد" تو سجدہ سہو واجب ہے۔

کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض پہلی دو رکعتوں کے قیام میں اگر الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو لازم ہے۔

پچھلی دو رکعتوں کے قیام میں اگر الحمد کے بعد تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدہ سہو کرے۔

عیدین کی سب تکبیریں یا بعض تکبیریں بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل کے کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیرہ ہو تو بہتر ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے

امام نے جہری نماز میں بقدرِ جواز یعنی ایک آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفے کے برابر ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

امام سے سہو ہوا اور سجدہ کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔

اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو ہوا تو سجدہ واجب نہیں۔

مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں سجدہ کرے

شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو ہے۔

قعدہ اخیری بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا اور آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔

وتر میں شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کرے اور ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

(ج ۴ ص ۴۸ بہار شریعت)

"دلچسپ سوال و جواب"

س: کن صورتوں میں سجدہ سہو دوبارہ کرنے کا حکم ہے؟

ج: قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرنے کے بعد دو رکعت اور ملا دی یا مسافر نے سجدہ سہو کرنے کے بعد ختم نماز سے پہلے اقامت کی نیت کر لی یا نماز کا کوئی سجدہ چھوٹ گیا تھا

یا سجدہ تلاوت رہ گیا تھا جسے سجدہ سہو ادا کرنے کے بعد ادا کیا تو ان صورتوں میں سجدہ سہو کے دوبارہ کرنے کا حکم ہے۔ (ج ا ص ۵۰۳ درمختار مع ردالمحتار) (ج ا ص ۱۳ شامی)

س: وہ کونسا واجب ہے کہ جس کے چھوٹنے پر سجدہ سہو نہیں۔

ج: قرآن مجید کی سورتوں کے پڑھنے میں ترتیب واجب ہے مگر اس کے چھوٹنے پر سجدہ سہو نہیں اس لئے کہ وہ واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں۔

(ج ا ص ۷۰ ردالمحتار)

س: وہ کونسی صورت ہے کہ نماز کا واجب ترک ہو مگر اس کے باوجود سجدہ سہو نہیں۔

ج: جمعہ و عیدین کی نماز میں واجب ترک ہوا اور جماعت کثیر ہے تو سجدہ سہو نہیں اور مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا مثلاً قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ دیا تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو نہیں۔ (ج ا ص ۱۲۰ عالمگیری) (ا ص ۸۷ جوہرہ نیرہ)

س: نماز میں قرآن مجید پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اس کی کیا صورت ہے؟

ج: غیر قیام میں قرآن کریم پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (ج ۴ ص ۵۳ بہار شریعت)

قعدہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ (ج ا ص ۴۹۸ ردالمحتار)

س: نماز میں تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اس کی کیا صورت ہے۔

ج: حالت قیام میں تشہد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (ج ا ص ۴۹۸ ردالمحتار)

س: کس صورت میں رکوع کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج: بقدر واجب قرأت کرنے سے پہلے رکوع کرنے پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور قرأت پوری کرنے کے بعد اس رکوع کا دوبارہ کرنا فرض ہے اگر نہیں کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (ج ا ص ۱۱۹ عالمگیری)

س: ایک رکعت میں دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں اس کی صورت کیا ہے۔

ج: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں یوں ہی

فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے سجدہ سہو واجب نہیں (حصہ ۵ بہار شریعت)

س: قعدہ میں الحمد پڑھنے سے سجدہ سہو واجب نہیں اس کی کیا صورت ہے؟

ج: اگر قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد بھول کر الحمد شریف پڑھ دی تو اس صورت میں سجدہ سہو نہیں۔ (ج ا ص ۱۱۹ عالمگیری)

''سجدہ تلاوت''

سجدہ کی چودہ آیات ہیں تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ...... اعراف

۲۔ وَاِللّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلَا لُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ...... رعد

۳۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ...... نحل

۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُ هُمْ خُشُوْعًا .... بنی اسرائیل

۵۔ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّداً وَّ بُكِيًّا ...... مریم

۶۔ اَلَمْ تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَالدَّ وَابُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ...... حج

۷۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ...... فرقان

۸۔ اَلَّا يَسْجُدُوْ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ......نمل

۹۔ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ......الم تنزیل

۱۰۔ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذَالِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَآبٍ ......ص

۱۱۔ وَ مِنْ آيَاتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ......حم سجدہ

۱۲۔ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ......نجم

۱۳۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ......انشقاق

۱۴۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ......اقرأ

اب سجدۂ تلاوت سے متعلقہ کچھ فقہی مسائل بیان کئے جاتے ہیں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت سجدہ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اوراس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔

آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

جو چیزیں نماز کو فاسد کر دیتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جاتا ہے مثلاً حدث قہقہہ عمداً کلام کرنا۔

سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے او ر پیچھے دونوں بار اللہ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے۔

ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ بار بار پڑھی یا سنی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

ایک رکعت میں بار بار ایک ہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔

اگر کوئی آدمی کسی مقصد کے لئے تمام آیات سجدہ پڑھ کر سجدہ کرے تو خدا تعالیٰ اس کا مقصد پورا کر دیگا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا یا سب کو پڑھ آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا یونہی سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا۔

جمعہ و عیدین دوسری نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہے آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (ج ۴ ص ۶۵ بہار شریعت)

"دلچسپ سوال و جواب"

س: نہ آیت پڑھی نہ سنی مگر سجدہ تلاوت واجب ہو گیا اس کی کیا صورت ہے؟

ج: امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس صورت میں اگرچہ مقتدی نے آیت سجدہ نہ پڑھی اور نہ سنی مگر امام کے ساتھ اس پر بھی سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

(ج ا ص ۱۲۴ عالمگیری)

س: حافظ نے تراویح میں پورے قرآن کی تلاوت کی اور کبھی سجدہ تلاوت نہ کیا مگر اس پر ایک بھی سجدہ تلاوت واجب نہ رہا اس کی کیا صورت ہے؟

ج: اس کی صورت یہ ہے کہ سجدہ کی آیتوں کے پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ نہ پڑھیں اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہوا ادا ہو گیا اب اس کے ذمے سجدہ تلاوت واجب نہ رہا۔

(ج ۴ ص ۶۹ بہار شریعت)

س: وہ کونسی صورت ہے کہ آیت سجدہ تلاوت کرنے والے پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔

ج: مقتدی نے آیت سجدہ تلاوت کی تو اس صورت میں اس پر سجدہ تلاوت واجب

نہیں یہاں تک کہ امام کے ساتھ مقتدیوں نے سنا تو ان پر بھی واجب نہیں۔

س: سجدہ تلاوت واجب ہوا مگر ادا نہ کیا تو گنہگار نہیں کیا وجہ ہے؟ (ج ا ص ۱۲۴ عالمگیری)

ج: عورت نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور ابھی سجدہ تلاوت نہیں کیا کہ حیض آ گیا تو اس صورت میں سجدہ تلاوت واجب ہوا مگر ادا نہیں کیا تو گنہگار نہیں (ج ا ص ۷۱۵ شامی)

س: امام سے آیت سجدہ سننے کے باوجود سجدہ تلاوت ادا کرنا واجب نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

ج: جبکہ امام سے آیت سجدہ سنی پھر امام کے سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں جماعت میں شامل ہو گیا تو اس صورت میں امام سے آیت سجدہ سننے کے باوجود سجدہ تلاوت واجب ہیں (ا ص ۱۲۴ عالمگیری)

س: وہ کونسا انسان ہے کہ اس نے آیت سجدہ سنی مگر اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔

ج: حائضہ اگر آیت سجدہ سنے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ (ج ا ص ۱۳۶ عالمگیری)

”نماز کے لئے ضروری امور“

نماز کی شرطیں:

صحت نماز کے لئے چھ شرطیں ہیں جن کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔

طہارت:

نمازی کے لئے ضروری ہے کہ اسکا بدن پاک ہو اس پر غسل جنابت واجب نہ ہو اس کا وضو مکمل ہو اس کے کپڑے پاک ہوں جس جگہ نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ بھی پاک ہو۔

”ستر عورت“

بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کا چھپانا ستر عورت ہے۔ اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں بعض لوگ باریک تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے اُن کی نماز نہیں ہوتی۔

مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں سے نیچے تک چھپانا فرض ہے ناف اس میں داخل نہیں گھٹنے داخل ہیں۔

آزاد عورت کے لئے سارا بدن چھپانا ضروری ہے سوا منہ ہتھیلوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکے ہوئے بال گردن اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔
عورت اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے جس سے بالوں کی سیاہی نظر آئے جائز نہیں اس طرح نماز نہ ہوگی۔

''استقبال قبلہ''

نماز پڑھتے وقت نماز کا رخ قبلہ کی جانب ہونا ضروری ہے قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے اگر کعبہ کی عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی کعبہ معظّمہ اگر کسی ولی کی زیارت کو گیا اور نمازی نے کعبہ والی جگہ یعنی فضا کی طرف نماز پڑھی تو ہو جائے گی یوہیں اگر پہاڑ پر نماز پڑھی یا کنویں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا نماز ہو جائے گی کیونکہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی گو عمارت کی طرف نہ ہو۔

وقت

نماز فجر:

وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔

نماز ظہر و جمعہ:

آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔

نماز عصر:

اصلی سایہ کے علاوہ سیاہ دو مثل سایہ ہونے سے غروب آفتاب تک۔

نماز مغرب:

غروب آفتاب سے غروب شفق تک

نمازعشاء:

غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک

نیت

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد ہے اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہو گی نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

تکبیر تحریمہ

نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے اور باقی نمازوں میں شرط ہے۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں تکبیر تحریمہ، قیام، قرآت، رکوع، سجدہ، قعدہ اخیرہ، خروج بصنعہ

واجبات نماز

تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کہنا۔ الحمد کی ساتوں آیات، سورت ملانا۔ فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں قرآت واجب ہے۔ الحمد کا سورت سے پہلے ہونا سورت سے پہلے الحمد ایک مرتبہ پڑھنا۔ قرآت کے بعد متصل رکوع کرنا۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ کرنا۔ تعدیل ارکان کرنا رکوع سے سیدھا کھڑے ہونا۔ دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ لفظ سلام دو بار کہنا۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ تکبیر قنوت۔ عیدین کی چھ تکبیرات جہری نماز میں جہر سے قرأت کرنا۔ غیر جہری میں آہستہ پڑھنا۔ ہر رکعت میں رکوع ایک مرتبہ ہونا وغیرہ۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نمازی کامل وضو کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سر پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل اور ثنا پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ پھر الحمد شریف اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے اس کے بعد کوئی سورت ملائے یا تین آیات یا ایک بڑی آیت ملائے اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف صرف انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سبحان ربی العظیم کہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اگر منفرد ہو تو اس کے بعد ''اللھم ربنا ولک الحمد'' کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سبحان رب الاعلی کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف تسمیہ پڑھ کر قرأت شروع کر

دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں بچھا کر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے پھر کھڑے ہو کر تیسری رکعت اگر فرض کی ہے تو الحمد پڑھنا واجب ہے یہی حال چوتھی رکعت کا ہے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ کر کوئی دعا پڑھے اور پھر سلام پھیر دے۔

عورت بالکل اسی طرح نماز پڑھے جیسے مرد نماز پڑھتا ہے لیکن مندرجہ ذیل باتوں میں مرد کے خلاف کرے۔

۱۔ عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

۲۔ عورت دوپٹہ یا چادر سے ہاتھ نکالے بغیر تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

۳۔ قیام کی حالت میں عورت دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کا حلقہ بنا کر کلائی نہ پکڑے۔

۴۔ قیام کی حالت میں عورت ہاتھ سینے پر رکھے۔

۵۔ عورت رکوع میں ہاتھ اتنا جھکائے کہ گھٹنوں تک پہنچ جائے اور کمر کو سیدھا نہ کرے۔

۶۔ عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان پر سہارا نہ کرے اور گھٹنوں کو زور سے نہ پکڑے بلکہ ان پر صرف ہاتھ رکھے۔

۷۔ عورت سجدہ میں بازو پہلو سے ملائے رکھے اور رانیں بھی پیٹ سے ملائے رکھے۔

۸۔ سجدہ کی حالت میں عورت کہنیاں زمین پر بچھائے رکھے۔

۹۔ عورت سجدہ میں اپنے دونوں پاؤں بچھائے رکھے کھڑے نہ کرے۔

۱۰۔ عورت دونوں سجدوں کے درمیان اور تشہد کی حالت میں اس طرح بیٹھے کہ کولھے زمین پر رکھے اور دونوں پاؤں باہر نکال کر اس طرح بیٹھے کہ داہنی ران پر اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔

۱۱۔ عورت ہر نماز میں قرأت آہستہ کرے۔

۱۲۔ بیٹھتے وقت عورت اپنے ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں ملی رہیں۔

اس کتاب میں کلمہ کے اسرار نماز کے اوقات میں حکمتیں پانچ نمازیں کیوں پڑھی جاتی ہیں زکوۃ کے کیا فوائد ہیں روزے کا فلسفہ بڑے حکیمانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے حج کے فوائد اور اس کے بین الاقوامی ثمرات پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے یہ کتاب ترغیب وترہیب کا ایک حسین امتزاج ہے اس کتاب میں قرآن وحدیث سے تقویٰ پر بہترین بحث کی گئی ہے

اہل سنت وجماعت اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ کچھ لوگ نہ یہ کہ پڑھتے نہیں بلکہ پڑھنے والوں پر فتوے لگاتے ہیں اس کتاب میں معترضین کی اپنی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اس درود وسلام کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اذان سے پہلے درود وسلام صدیوں سے پڑھا جا رہا ہے اور پڑھنے والوں کو اجر وثواب ملتا ہے

حضور ﷺ کے اہلِ بیت میں آپ کی ازواج مطہرات آپکی اولاد حضرت علی، حضرت عقیل، حضرت عباس، اور حضرت جعفر طیار کی اولاد شامل ہے ان سب کے عقائد وہی تھے جو اہلسنت وجماعت کے عقائد ہیں لہٰذا اہلسنت وجماعت کا مسلک برحق ہے اور یہی جماعت صراطِ مستقیم پر ہے اس کتاب میں ان تمام امور پر بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب علم کا گلدستہ ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں ستر ستر ہزار فرشتوں کا ذکر ہے میدانِ خطابت میں نو واردوں کے لئے ایک سرمایہ ہے اندازِ تحریر عالمانہ لیکن عام فہم ہے اعمالِ صالحہ کی ترغیب کا سرچشمہ ہے صحابہ کرام اولیاء عظام اور بزرگانِ دین کے واقعات سے مزین علمی مرقع ہے۔

اس کتاب میں سو سوالوں کے جوابات دیے گئے ہیں یہ کتاب کیا ہے گویا بکھرے موتیوں کا مجموعہ ہے اس کتاب کو پڑھنا شروع کردیں تو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا بعض احباب کے تاثرات یہ ہیں کہ ایسی دلچسپ کتاب ہماری نظر سے نہیں گزری سوالات اور جوابات عجیب وغریب ہیں علم میں اضافے کا موجب ہے بلکہ علم کا مزید شوق پیدا کرنے والی کتاب ہے۔

کچھ خارجی لوگ ایسے ہیں جو بتوں کے حق میں نازل شدہ آیات کو نبیوں اور ولیوں پر چسپاں کر کے اپنی بدباطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کتاب میں ایسے لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھائی گئی ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ من دون اللہ ہیں وہ بت ہیں اور انبیاء واولیاء من دون اللہ میں داخل نہیں

8100